bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بیادگار اعلیٰ حضرت امیرِ ملت مولانا الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری

April 1978

قصور

انوار الصوفیہ

ماہنامہ

...بی تم لے ہم نشینی کا
...رحمت ، یہ انکساری یارسول اللہ

ہیں تنہا دھوپ غم کی زندگی کا لق و دق صحرا
ہو خضرِ راہ ، شانِ غمگساری یارسول اللہ

عطا ہو وہ اثر نغماتِ اختر کو ، جنہیں سُنکر
در و دیوار پہ ہو وجد طاری یارسول اللہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

بامداد روحانی حضرت مولانا [illegible] افضل پیر سید محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسرپرستی حضرت مولانا الحاج شمس الملت پیر سید نور حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی

بالطاف کریمانہ حضرت مولانا الحاج [illegible] الملت پیر سید [illegible] حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم

جلد ۶۶	بابت اپریل ۱۹۷۸ء	شمارہ ۷

ترتیب

۱۔	یا رسول اللہ	۱
۲۔	یاد مجدد یا تقلید مجدد	۲
۳۔	خضر علیہ السلام	۴
۴۔	نعت	۵
۵۔	محبوب القرآن	۶
۶۔	نسبت رسول	۱۰
۷۔	عقدۃ النکاح	۱۹
		۲۲
	... کرنے کی ضرورت ہے۔	۲۳
		[illegible]

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تمھارا تذکرہ ہے ذکرِ باری یا رسول اللہ

خدا کی حمد ہے مدحت تمہاری یا رسول اللہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

انوار الصوفیہ رسالہ

حافظ پیر سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ محدث علی پوری نے 1901ء میں شروع کروایا تھا

اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسالے موجود ہے

جنوری 1925	ستمبر 1937	جنوری 1940
نومبر 1940	اگست 1941	نومبر دسمبر 1952
اکتوبر 1963	جنوری 1964	اپریل 1978
مئی 1978	اگست 1978	مئی 1979
جون جولائی 1979	نومبر دسمبر 1979	جنوری 1980
مارچ 1980	جون جولائی 1980	اکتوبر نومبر 1980
مئی جون 1981	جولائی 1981	ستمبر 1981

انوار الصوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر

درگاہ قلندر علی پور فقیراں سے

ایڈوکیٹ علامہ عالیجاہ حسن پیرزادہ نقشبندی مجددی

اور درگاہ کے جملہ اراکین کا مشکور ہوں

خدام اولیاء غلام شیخ معزالدین بختیار حسین جاعتی

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق
ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

راجا رشید محمود ایم اے

یادِ مجددؒ

حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمتہ اللہ تعالے علیہ کی حیاتِ طیبہ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا مینارۂ نور تھی۔ انھوں نے ہوائے نفس سے پیدا ہونے والی برائیوں کے خلاف جہاد کیا۔ انھوں نے خلافِ دین رسوم کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا۔ انھوں نے اسلام کے ساتھ کسی قسم کی پیوندکاری اسلام اور کفر میں باہمی رواداری اور ہندو مسلم اتحاد کی ہر سازش کا مقابلہ کیا۔ حضرت شیخ احمد فاروقی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ:

"جو طریقت شریعت کی مخالف ہے، وہ الحاد و زندقہ ہے۔"

انھوں نے شریعت کی راہ پر مضبوطی سے گامزن نہ ہونے والے صوفیاء کی غلط روش پر تنقید کی۔ اور ان کے ناپسندیدہ افعال و اعمال پر سخت گرفت کی۔ علمائے سو کی جاہ پسندی اسلام کو نقصان پہنچا رہی تھی، اس پر انھوں نے اظہارِ تاسف ہی نہیں کیا بلکہ جلبِ منفعت کو اپنا مطمحِ نظر بنانے والے نام نہاد علماء کے خلاف آواز بلند کی۔ انھوں نے "دینِ الٰہی" کا ڈھونگ رچانے اور "وحدتِ ادیان" کی کھچڑی پکانے والے صاحبانِ اقتدار و اختیار سے نبرد آزمائی کی۔ انھوں نے متحدہ قومیت کے فتنے کا قلع قمع کیا اور

مسلمانوں کی قومی انفرادیت اور ملی تشخص کی حفاظت کی زندہ قومیں اپنے محسنوں اور قومی رہنماؤں کی یاد سے غافل نہیں رہتیں۔ بزرگانِ دین کے دن منانا اور ان کی یاد میں محفلیں منعقد کرنا اپنی زندگی کا ثبوت دینا ہے۔ مگر اصل چیز اپنے اسلاف کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کے بعد خوابِ غفلت کے مزے لوٹنا نہیں، ان کے نقوشِ پا سے اکتسابِ فیض کرنا ہے۔ انھوں نے زندگی میں کارنامے انجام دیئے، ان کا تذکرہ درست مگر ان کارناموں سے سبق سیکھنا اور انکی راہوں کا راہی ہونا اصل بات ہے۔ مجدد صاحب کے تجدیدی کارناموں اور دین، ملت اور ملک کیلئے انجام دی ہوئی خدمات کا اعتراف اور تذکرہ بہت ضروری ہے مگر ان کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہٗ خداوندِ قدوس و لایزال کی تحمید و ثنا میں یوں رطب اللسان ہوئے۔

"حمد حقیقتاً اس ذاتِ پاک کو زیبا ہے جو پاک ہے قرب اور بُعد سے، وصل اور فصل سے پستی اور بلندی سے، مکاں اور لامکاں سے،

لہ: ص ۳۰ ... دیکھئے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

زمین اور آسمان سے، حلول اور اتحاد سے، وہم اور خیال سے، قیاس اور گمان سے، ازل سے اور ابد سے حال اور قال سے، اشارہ اور کنایہ سے "

ہم حضرت مجدد کے نام لیوا ہیں۔ ان کے تذکارِ پاک سے اپنی محفلوں کو منور کرتے ہیں۔ لیکن اگر ہم ان کی تعلیمات کو اپنی زندگیوں پر نافذ کرنے کی اہمیت سمجھتے ہیں۔ اور خداوندِ تعالٰی کی ربوبیت اور وحدانیت کے نقوش ہمارے دل و دماغ پر مرتسم ہیں۔ تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم خدا کے حکم پر عمل کرنے سے نظر کریں۔ اگر ہم خدا پر، جسکے اوصاف عیب تناہی سے پاک ہیں، ایمان رکھتے ہیں تو ہم اس کے بجائے حالات کی پرستش نہ کریں، اپنی خواہشات کو معبود بنا لیں۔ اگر توحید خداوندی پر ہمارا عقیدہ راسخ ہے تو ہم ظالم کے ہاتھ مضبوط کرتے وقت اور مظلوم کی حمایت سے دستکش ہونے کے مرحلے میں خدا کا خوف محسوس کریں۔ اپنی ذمہ داریاں خوش اسلوبی اور تندہی سے پوری کریں۔ انفرادی بھی اور اجتماعی بھی۔ اگر ہم سچے موحد ہیں تو حسنِ معاشرت کے اسلامی اصولوں کو اپنائیں اور زندگی کے ہر شعبے میں خدا اور رسول سے رہنمائی حاصل کریں۔ مگر ایسا کہاں ہے۔

ہمارے ممدوح نے فخرِ موجودات سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ کی ولادتِ پاک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

پیدائش محمدی تمام افراد کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ افرادِ عالم میں کسی فرد کی پیدائش کے ساتھ نسبت نہیں رکھتی۔ کیونکہ حضور احمدِ مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہٖ وسلم باوجود عنصری پیدائش کے حق تعالےٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضور خود فرماتے ہیں۔

خُلِقتُ مِن نُورِ اللہ

یعنے میں اللہ کے نور سے پیدا ہوا ہوں۔

شیخ نورُ الحق کے نام اپنے اسی مکتوب میں مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ:

"اسم احمد اور اسمِ احد میں جو واسطہ اور قرب ہے، اس میں حجاب کی گنجائش نہیں۔ اور اس کے قرب کی تلاش میں علم و ادراک بے کار ہے "

پھر ہم میں سے کتنے ہیں جو سرکارِ دوعالم نورِ مجسم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے میلادِ پاک کی خوشیاں مناتے ہیں یا حضور پُرنور کی ذاتِ حمیدہ صفات کے ذکر میں اس واسطہ اور قرب کو پیشِ نظر رکھتے ہیں جو اسم احمد اور اسمِ احد میں ہے۔ اور عشقِ رسول کو ایمان کی بنیاد سمجھتے ہیں۔

اور پھر عشقِ مصطفےٰ کے دعویداروں میں کتنے ہیں، جنکی زندگیاں سرکار کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں گذرتی ہیں، جو احتسابِ نفس کا تردد کرتے ہیں۔

لہ: مدیر: اللہ تعالےٰ مکان سے تو منزہ ومبرا ہے۔ لیکن اسکا لامکان سے بھی منزہ ہونا ارتفاع نقیضین ہے۔ جوکہ محال ہے۔ ایسے ہی اللہ کا ازل و ابد سے پاک ہونا بھی ایک عجیب سی بات ہے جبکہ وہ ازلی و ابدی ہے۔ راجا صاحب کو چاہیئے تھا کہ مجدد علیہ الرحمۃ کا اصل قول نقل فرماتے۔ گوہر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اور معاشرتی انصاف اور محبت واخلاص کو اپناتے ہیں جنکے نزدیک حقوق العباد کا خیال رکھنا سب سے زیادہ اہم ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ العزیز نے فرمایا "بدعت دین کو کاٹنے والی کلہاڑی ہے۔ اور سنت چمکتا ہوا ستارہ ہے"۔ پھر ہم حضرت مجدد کی یاد منانے والے اپنے گریبانوں میں جھانکیں تو سہی کہ ہم نے ان کے اس ارشاد پر کس حد تک عمل کیا ہے اور زندگی میں کہاں کہاں بدعتوں سے بچے ہیں یا بچنے کی کوشش کی ہے۔

ان کا ارشاد ہے:

" دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔ پس افسوس ہے اس پر جس نے اس میں نہ بویا اپنی استعداد کی زمین کو ضائع اور بے کار کرنا دو طرح سے ہو سکتا ہے۔ ایک یہ کہ اس میں کچھ نہ بوئے اور دوسرے یہ کہ اس میں خراب اور ناقص بیج ڈالے۔ پہلی قسم کی بہ نسبت دوسری قسم زیادہ ضرر رساں ہے۔"

تو ہم کیوں نہیں دیکھتے کہ ہم نے آخرت کی کھیتی کو بیکار اور ضائع کرنا مناسب خیال کیا ہے یا اس میں بیج ڈالنے کو اہم سمجھا ہے۔ اور اگر اس میں کچھ بونا چاہا ہے تو کہیں خراب اور ناقص بیج تو نہیں ڈال دیا۔ اور اس طرح اپنی عاقبت کو زیادہ خراب کرنے والے تو نہیں قرار پائے۔

درست ہے کہ ہم نے مکتوبات مجدد الف ثانی پڑھ لئے۔ مگر صرف پڑھ لینا کس کے کام آیا ہے

علم را بر تن زنی ، مارے بود
علم را بر دل زنی ، یارے بود

اصل بات یہ ہے کہ مکتوبات میں جو علوم و معارف ہیں ، انھیں ہم نے اپنے اوپر کس حد تک وارد کر رکھا ہے۔ اسی طرح ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے رسالہ تہلیلہ پڑھ بھی لیا مگر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اسرار سے آگاہی نہ ہوئی محض مطالعے ہی کے پرستار ٹھہرے تو کیا فائدہ ؟

اسی طرح کوئی صاحب اثبات النبوۃ ، مکاشفات غیبیہ ، آداب المریدین ، تعلیقات عوارف ، رسالہ ردّ شیعہ شرح رباعیات باقی باللہ پڑھ لیتے ہیں مگر ان میں پوشیدہ اسرار و رموز سے استفادہ نہیں کرتے۔ مجدد صاحب کی تعلیمات وارشادات سے اپنے عمل کو مستفید نہیں ہونے دیتے۔ تو مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کی تصانیف کے مطالعے کا کیا مفہوم ہوا۔

اُس وقت جن معاشرتی برائیوں ، خلاف دین رسوم اور دوسرے فواحش کے خلاف مجدد نے شبانہ روز کام کیا تھا ، وہی معاشرتی روگ آج عام ہیں ، اسی قسم کے خلاف دین رسوم آج عامۃ المسلمین کے اعمال میں رچ بس گئی ہیں ، وہی فواحش اب ہماری فطرت بنتے جا رہے ہیں۔

اسلام اور کفر کی کاک ٹیل اس وقت تیار کرکے قوم کو مستقلاً حالت سکر میں رکھنے کے انتظامات ہو رہے تھے۔ آج بھی اسلام اور خلاف اسلام نظریوں کا ملغوبہ تیار کرنے کی جسارت کی جاتی ہے۔ اس وقت مسلمان اور غیر مسلم کو ایک ہی قوم ثابت کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جاتا تھا۔ آج بھی

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

"متحدہ قومیت" کے پرانے داعی نئے ملبوسات زیبِ تن کر کے قیادت کے دعوے کرتے ہیں۔ اس وقت ملّت اسلامیہ کے تشخص اور انفرادیت کے خلاف سازشیں ہوتی تھیں۔ اب اکھنڈ بھارت کو اپنے قلب و اذہان میں راسخ رکھنے والے لوگ ہماری سیاسی اور مذہبی زندگی میں موجود ہیں۔ دین کے نام پر منکرات و فواحش کو عام کرنے کی کوشش اس وقت بھی کی گئی۔ اب بھی ہو رہی ہے۔ اسوقت متحدہ قومیت کے فتنہ پردازوں نے مجددِ الف ثانی کو قلعۂ گوالیار میں قید کروایا تو آج متحدہ قومیت کے علمبرداروں کے باقیات السیئات خالقِ تخیلِ پاکستان نباضِ ملّت علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے مسلم قومیت کے تصور کے خلاف ایک سازش کے تحت قلم اٹھانے کی جسارت کر رہے ہیں۔

اسلام اور کفر میں ہم آہنگی اور یگانگت پیدا کرنے کی کوششیں اسوقت بھی ہوئی تھیں، اہلِ حق اور اہلِ کفر میں رواداری اور محبت و اخلاص کی باتیں آج بھی کی جا رہی ہیں۔ پھر اگر اسلام کی کاملیت کا پرچم پوری استقامت اور پامردی سے ان نامساعد حالات میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ نے بلند کیا تھا۔ تو کیا وجہ ہے کہ ہم اوّل تو ان کے کارناموں کو فراموش کرنے کی راہ پر گامزن ہوں۔ اگر زبان سے ان کا تذکرہ کریں بھی تو یادِ مجدد کو گفتار سے کردار تک وسیع نہ کریں۔ ہم انکی سیرت سے سبق حاصل کیوں نہیں کرتے۔ انہی کی دکھائی ہوئی راہِ مستقیم پر چلنے کی سعادت حاصل کرنے میں ہمیں ہچکچاہٹ کیوں ہے۔ ہم یدِ امانت سپیۂ کے خلاف نبرد آزما کیوں نہیں ہیں۔ ہم مجدد الف ثانی کے تتبع میں خلافِ اسلام رسوم کو نیخ کیوں نہیں دیتے ہم ان کے نام لیوا ہونے کے ناتے اسلام اور مسلمانوں کے تخصص و تشخص کے محافظ کیوں نہیں ہیں۔ متحدہ قومیت کے پرانے دعویداروں کو نئے بھیس میں پہچان کر ہم انکی خواہشات کو اس ملک میں سنگِ گراں کیوں ثابت نہیں ہوتے۔ بلکہ ان کی دردنِ خانہ کوششوں کو طشت ازبام کرنے کا حوصلہ حضرت مجدد سے کیوں نہیں مانگتے۔ مجدد کے نقوشِ پا کو اپنے سروں کا تاج کیوں نہیں بناتے۔

بقیہ: خضر علیہ السلام

راستہ بتاتے ہیں۔ الیاس علیہ السلام پہاڑوں پر گھومتے ہیں اور بھولے بھٹکوں کو راستہ بتاتے ہیں۔ اور جب رات آتی ہے۔ تو دیوارِ سکندری کے پاس دونوں جمع ہوتے ہیں۔

روح المعانی میں لکھا ہے کہ خضر کے قدم کا طول ایک ہاتھ کے برابر ہے اور اس کی پہچان کی علامت یہ ہے کہ اس کے انگوٹھے میں ہڈی نہیں ہے۔ اور اس کی ایک آنکھ کا ڈیلا پارے کی طرح متحرک رہتا ہے۔ خضر جاہل صوفیوں کو نہیں ملتے۔ وہ ان صوفیوں کو ملتے ہیں جو عالم اور متبع سنت ہیں۔ تفسیر خازن میں ہے کہ جب موسیٰ علیہ السلام خضر سے رخصت ہونے لگے تو انہوں نے خضر کو کہا کہ آپ مجھ کو نصیحت کریں۔ خضر علیہ السلام نے کہا تو علم طلب کر کہ تو اس کو بیان کرے بلکہ اس لیے کہ تو اس پر عمل کرے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر: مدیر مسئول علامہ غلام رسول گوہر جماعتی

حضرت خضر علیہ السلام

خضر علیہ السلام کا نام بلیا بن ملکان ہے۔ ملکان ان کے باپ کا نام ہے اور ماں کا نام الہا ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کا نوح تک پورا شجرہ نسب یہ ہے:

بلیا بن ملکان بن عامر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح۔

حضرت خضر علیہ السلام کی کنیت ابو العباس ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا کہ خضر حضرت آدم علیہ السلام کا صلبی بیٹا ہے۔ ان کو اللہ تعالےٰ نے نفخہ اولےٰ تک لمبی عمر عطا کی ہے تاکہ وہ دجال کی تکذیب کریں اور مسلمانوں کو اس کے فتنہ اور مکر و دجل سے آگاہ کریں۔

بعض مورخین کا قول ہے کہ خضر کسی بادشاہ کا بیٹا ہے۔ ان کی طبیعت شروع ہی سے دنیا اور اس کے لذائذ سے متوحش و متنفر تھی۔ اور اللہ کے ذکر اور عبادت کی طرف بہت زیادہ میلان تھا۔ ان کے باپ نے انکو ولی عہد بنایا اور اعلان کر دیا کہ اس کے بعد اس کا بیٹا خضر ان پر حکومت کرے گا۔ خضر کو یہ بات پسند نہ آئی۔ چپکے سے کسی کو بتائے بغیر کسی طرف بھاگ گئے۔ اور ایک غیر آباد جزیرہ میں پناہ لی اور اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت میں لگ گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ خضر فرعون کا بیٹا ہے۔ مگر اس کو محققین نے قبول نہیں کیا۔ اور اس کو ساقط الاعتبار قرار دیا ہے۔ آثار و روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ خضر ذو القرنین کا خالہ زاد بھائی ہے اور ذو القرنین اور خضر آدم کے دو بیٹوں کا نام ہے۔ جب ذو القرنین ساری دنیا کی سیر کیلئے نکلا تو خضر اس کے ہمراہ لشکر کے آگے آگے چلتا تھا۔ اور اس نے آب حیات کا چشمہ پایا اور اس سے خوب سیر ہو کر پیا۔ انکی نہایت لمبی عمر کا یہی سبب ہے۔ بعض راویوں نے کہا کہ خضر بنی آدم سے ایک آدمی ہے جسکو اللہ نے تین ہزار سال کی لمبی عمر عطا کی ہے۔

خضر کی نبوت میں اختلاف ہے۔ جب کہ ان کی ولایت میں سب کا اتفاق ہے۔ جن علماء نے ان کی نبوت کو تسلیم کیا ہے وہ قرآن کی اس آیت سے استدلال کرتے ہیں:

وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ

یعنی میں نے وہ کام خود اپنے اختیار سے نہیں کیا بلکہ اللہ کے حکم اور وحی سے کیا ہے اور

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

جس پر وحی نازل ہو وہ نبی ہوتا ہے

نبیوں کی دو اقسام ہیں۔ ایک وہ نبی ہیں جنکو لوگوں کی ہدایت کے لئے مقرر کیا گیا ہے وہ نبی مرسل ہیں۔ اور ایک جماعت نبیوں کی وہ ہے کہ لوگوں کی ہدایت ان کے ذمہ نہیں کیگئی۔ وہ نبی غیر مرسل ہیں۔ خضر علیہ السلام نبی غیر مرسل ہیں۔ اللہ تعالے نے ان کو تکوینی امور کا علم عطا کیا ہے اور تکوینی امور کو منشاء ربانی کے مطابق سرانجام دینے کیلئے ان پر وحی نازل ہوتی ہے۔ اس علم کی مناسبت سے جن اوصاف کی [illegible] ہے خضر علیہ السلام ان تمام اوصاف سے [illegible] ہیں۔ جمہور کا قول ہے کہ خضر نبی غیر مرسل ہیں اور جو اس پر وحی نازل ہوتی ہے وہ اسکا عامل ہے۔

خضر کی زندگی میں بھی اختلاف ہے اکثر محدثین نے فرمایا ہے کہ وہ فوت ہو گیا ہے بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے خضر کی زندگی کے بارے پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا وہ کیسے زندہ ہو سکتے ہیں جبکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا یبقی علیٰ راس المائۃ ممن
هو الیوم علی وجہ الارض احد
نہیں باقی رہے گا ایک سو سال پورا
ہونے پر کوئی شخص جو آج زمین
پر زندہ موجود ہے۔

اور اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے:

وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد
اور نہیں بنایا ہم نے کسی بشر کیلئے

جو آپ سے پہلے ہوا ہے ہمیشہ رہنے کا قانون۔

اس سے ثابت ہوا کہ خضر علیہ السلام دنیا سے تشریف لیگئے ہیں۔ بعض نے کہا کہ خضر زندہ ہے اور نفخہ اولے تک زندہ رہے گا۔ انھوں نے ان دونوں دلیلوں کا یہ جواب دیا ہے کہ یہ حکم کہ ایک سو سال پورا ہونے کے بعد ان لوگوں سے جو آج روئے زمین پر زندہ ہیں کوئی زندہ نہیں رہے گا اکثری ہے کلی نہیں ہے اکثری حکم سے بعض افراد مستثنا ہوتے ہیں حضرت خضر علیہ السلام انہیں میں سے ہیں۔

حضرت خضر علیہ السلام کے زندہ ہونے اور تا قیامت زندہ رہنے پر صوفیاء کرام کا اتفاق ہے تفسیر بغوی میں ہے کہ چار انبیاء یوم بعثت تک زندہ ہیں۔ دو زمین پر ہیں ان میں سے ایک خضر اور دوسرے الیاس ہیں۔ خضر علیہ السلام سمندر میں رہتے ہیں جبکہ الیاس علیہ السلام خشکی میں رہتے ہیں۔ یہ دونوں ہر روز رات کے وقت سد سکندری پر ملاقات کرتے ہیں اور اسکی حفاظت کرتے ہیں کہ وہ یاجوج اور ماجوج کی سعی لاحاصل سے گر نہ جائے۔ ان کی خوراک کرفس اور کمات ہے۔ خضر علیہ السلام حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں متعدد بار حاضر ہوئے ہیں۔ اس حیثیت سے وہ آپ کے صحابی بھی ہیں اور انھوں نے بہت سی حدیثیں روایت کی ہیں۔

آیت کریمہ میں انبیاء سابقین کے خلاف

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

کی جو نفی آئی ہے۔ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ خضر علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں بلکہ مراد اس سے تابید کی نفی ہے۔ یعنے ان میں سے کوئی ابد تک زندہ نہیں رہے گا اس وضاحت کے بعد خضر کی حیات میں کوئی شبہ باقی نہ رہا۔

اس میں شک نہیں جو انبیاء اب تک زندہ ہیں جن کا ذکر اوپر ہوا ہے انکی زندگی صعقہ کے وقت ختم ہو جائے گی۔ یعنے قیامت کے وقت ان کا سلسلہ حیات ٹوٹ جائے گا۔ بعض حضرات نے خضر علیہ السلام کی زندگی کو اس لئے ممتنع قرار دیا ہے کہ وہ نبی ہے اور ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اس بات کا کوئی اعتبار نہیں

اس لئے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی ایسے نبی کا وجود ممتنع ہے جو نبوت کا مدعی ہو۔ خضر علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ جیسے کہ عیسیٰ علیہ السلام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اب تک زندہ ہیں۔ اور تمام اہل سنت وجماعت کا اس پر اجماع ہے۔ اور آسمان سے نزول فرمائیں گے مگر نبوت کا دعویٰ نہیں کریں گے۔ خضر علیہ السلام کو اللہ نے کسی خاص حکمت کے لئے باقی رکھا ہے یہاں تک کہ قرآن دنیا سے اُٹھا لیا جائے"۔

شیخ اکبر قدس سرہ نے فرمایا کہ اخیر زمانے میں جب کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا۔ خضر کو اصحاب کہف کے ساتھ ملایا جائے گا۔ اور حضرت مہدی علیہ السلام کے لشکر میں شامل ہو کر دجال اور کفار کے ساتھ جنگ کریں گے۔ اور شہید ہوں گے۔ اور یہ مہدی علیہ السلام کے لشکر کے پہلے شہید ہوں گے

حدیث میں آیا ہے کہ دجال ایک مومن کو قتل کرے گا اور پھر اس کو زندہ کرے گا، وہ حضرت خضر علیہ السلام ہی ہوں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما نے فرمایا کہ خضر علیہ السلام اور الیاس ہر سال موسم حج میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کی حجامت بناتا ہے اور جب ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہیں تو یہ پڑھتے ہیں۔

بسم اللہ ماشاء اللہ لا یسوق الخیر الا اللہ ماشاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ماشاء اللہ ما کان من نعمۃ فمن اللہ ماشاء اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

بزرگان دین نے فرمایا ہے جو کوئی ان کلمات کو صبح شام تین بار کہیگا۔ اللہ تعالے اس کو جلنے سے اور ڈوبنے سے اور چوری سے اور شیطان سے اور سانپ اور بچھو سے [illegible] رکھیگا۔

احمد نے زہد میں بیان کیا ہے کہ خضر اور الیاس دونوں بیت المقدس میں روزہ رکھتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خضر کا مسکن بیت المقدس میں باب رحمت سے مقام اسباط کے نزدیک ہے۔

قاشانی نے کہا ہے کہ میرے نزدیک یہ بات ثابت نہیں کہ خضر اور الیاس بنی آدم سے دو آدمیوں کا نام ہے۔ یا یہ کوئی روحانی اشخاص ہیں جو کسی صورت میں متمثل ہو کر کسی شخص کے سامنے آتے ہیں۔ جس کو ہدایت دینا مقصود ہوتا ہے بلکہ خضر سے مراد قبض اور الیاس سے مراد بسط ہے یا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کی اپنی ہی حقیقت اس کی صفت غالبہ سے متمثل ہو کر اس کے سامنے آجاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہمکلام ہوتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

خضر ہے۔ یہ تمام تقریر اور مختلف اقوال روح البیان سے لئے گئے ہیں۔

روح المعانی میں ہے کہ ابن ام مکتوم سے روایت ہے کہ خضر نے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے سامنے تین سو حدیثیں روایت کی ہیں۔ اکثر روایات میں ہے کہ خضر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حدیثیں سننے کے لئے سب لوگوں کے سامنے علانیہ آیا کرتے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی حکمت یا مصلحت ہو یا وہ اس طرح آنے کے لئے مامور تھا۔ آدم نے دعا کی تھی کہ جو اس کو دفن کرے گا۔ اللہ اس کی عمر دراز کرے گا۔ خضر علیہ السلام نے آدم علیہ السلام کو دفن کیا تو اللہ تعالےٰ نے آدم کی دعا قبول فرماتے ہوئے ان کو عمر دراز عطا کر دی۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو غلاف کعبہ کے ساتھ چمٹا ہوا دیکھا اور وہ کہہ رہا تھا۔

یامن لا یشغلہ سمع عن سمع و یامن لا تغلطہ المسائل و یامن لا یتبرم بالحاح الملحین اذقنی برد عفوک وحلاوۃ رحمتک،

میں نے کہا اے شخص یہ کلمات ایک بار پھر کہہ اس نے کہا کیا تو نے ان کلمات کو سن لیا ہے۔ میں نے کہا ہاں! اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں خضر کی جان ہے (اس سے معلوم ہوا کہ وہ خضر تھا) نہیں کہیگا کوئی ان کلمات کو نماز کے بعد، مگر بخشے جائیں گے اس کے گناہ اگرچہ عالج کی ریت کے یا بارش کے قطروں یا درختوں کے پتوں کے برابر ہوں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ جب حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال شریف ہوا، اور ہم آپ کی تجہیز میں لگے ہوئے تھے اور لوگ باہر نکل گئے اور جگہ خالی ہو گئی۔ تو میں نے آپ کو نہلانے کے لئے تختے پر لٹایا تو ایک ہاتف نے اونچی آواز سے پکارا، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو غسل مت دو۔ اس لئے کہ وہ پاک ہیں۔ اس سے میرے دل میں خلجان اور تردد پیدا ہوا، میں نے جواباً کہا افسوس ہے تجھ پر تو کون ہے۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم آپ کو غسل دیں اور تو اس سے منع کرتا ہے۔ اور غسل دینا آپ کی سنت ہے۔ اس کے فوراً بعد غیب سے ایک اور آواز آئی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو غسل دو۔ پہلا ہاتف ابلیس لعین تھا اس نے چاہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جدِ اطہر غسل کے بغیر ہی دفن ہو۔ میں نے کہا کہ اللہ تجھ پر رحم کرے تو کون ہے اس نے کہا میں خضر ہوں۔ میں آپ کے جنازہ کے لئے حاضر ہوا ہوں۔

روح المعانی میں یہ بھی لکھا ہے کہ خضر اور الیاس دونوں ہر سال حج کرتے ہیں اور ایک جگہ اکھٹے رہتے ہیں۔ اور رمضان کے روزے رکھتے ہیں۔ اور زمزم کا پانی اکھٹے پیتے ہیں۔ اس میں تعجب نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے خضر علیہ السلام کو شکل بدلنے کی قوت عطا کی ہے جس طرح اس نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو یہ قوت عطا کی ہوئی ہے۔ صوفیا کرام کے نزدیک یہ صفت اولیاء اللہ کے لئے بھی ثابت ہے یعنی وہ جس شکل میں آنا چاہیں آ سکتے ہیں۔ یہ بھی آیا ہے کہ خضر علیہ السلام پانیوں کی جگہ میں پھرتے رہتے ہیں اور جس کو راستہ بھولا ہوا ہو۔ اس کو

باقی صفحہ پر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

انجم وزیر آبادی

نعت

یہ ارض و سما مجھ کو ضوبار نظر آئے
جب گنبدِ خضریٰ کے انوار نظر آئے

ہر عاصی کو بخشش کے آثار نظر آئے
جب حشر کے میداں میں سرکارؐ نظر آئے

زائر یہ میری آنکھیں راہوں میں بچھا دینا
جب احمدؐ مرسل کا دربار نظر آئے

لازم ہے جبیں کو اب ہر گام کرے سجدہ
وہ مسجدِ نبوی کے مینار نظر آئے

دنیا بھی اُسی کی عقبےٰ بھی اُسی کا ہے
الفت میں جو حضرت کی سرشار نظر آئے

کیا بستی ہے یا مولا بستے ہیں جہاں حضرت
تا حدِ نظر مجھ کو انوار نظر آئے

تابانیٔ نیر ہے ذروں سے عیاں انجم
ہر خارِ مدینہ میں گلزار نظر آئے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مُحبُوالقرآن

الحمدُ للہ : (سب تعریفیں اللہ کے لئے ثابت ہیں) لفظاً جملہ خبریہ مگر معنیً جملہ انشائیہ ہے۔ یعنی اس کے معنی ہیں قولوا الحمدُ للہ تم الحمد للہ کہو۔ اس میں لوگوں کو بتایا گیا ہے کہ وہ اس طرح اللہ کی حمد کریں حمد اور مدح دونوں مترادف ہیں۔ یعنی ان دونوں لفظوں کا ایک ہی معنی ہے۔ مگر بعض مفسرین اور علماء نے ان دونوں کے مابین فرق بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ مدح احسان سے پہلے بھی ہوتی ہے اور اس کے بعد بھی۔ لیکن حمد احسان کے بعد ہی ہوتی ہے۔ اور یوں بھی فرق بیان کیا گیا ہے کہ مدح منہی عنہ بھی ہو سکتی ہے۔ بخلاف حمد کے کہ وہ مامور ہوتی ہے۔ منہی عنہ نہیں ہوتی۔ حمد کے معنی نعمت پر شکر کرنے کے بھی ہیں۔ اور افعال جمیلہ پر ثنا کرنے کے بھی، جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ حمدتُ الرّجلَ علی علمِہٖ وکرمِہٖ میں نے آدمی کی اس کے علم اور کرم پر تعریف کی اور شکر صرف نعمت پر ہی ہوتا ہے۔ افعال جمیلہ پر نہیں۔ اس تقریر سے معلوم ہوا کہ حمد باعتبار اپنے متعلق کے عام ہے۔ اور شکر خاص ہے۔ شکر میں حمد ہوتی ہے، مگر حمد میں شکر کا پایا جانا ضروری نہیں ہے۔ مثلاً کسی نے کہا کہ فلاں بہت اچھا اور نیک آدمی ہے۔ اس نے مجھے سو روپیہ دیا ہے۔ یہ شکر بھی ہے اور حمد بھی۔ اور اگر کسی نے کہا کہ وہ بہت اچھا آدمی ہے اس لئے کہ وہ عالم ہے یا کریم ہے تو یہ حمد ہوگی، شکر نہ ہوگا۔ اس لئے افعالِ جمیلہ پر تعریف کرنا صرف حمد ہے، شکر نہیں۔

اس سے واضح ہوا کہ ہر حامد شاکر ہے اور ہر شاکر حامد نہیں ہے۔ اللہ میں لام استحقاق کے معنی میں ہے۔ یعنی حمد کا مستحق اللہ ہی ہے۔ جیسا کہا جاتا ہے۔ الدارُ لزیدٍ = دار کا یعنی گھر کا مستحق زید ہی ہے۔ اللہ حمد کا حقدار اس لئے ہے کہ ساری مخلوق پر علی الاطلاق اسی نے فضل و احسان کیا ہے۔

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

(سب جہانوں کا پالنے والا) رب کے معنی مالک کے ہیں۔ جیسے عربی محاورات میں گھر والے کو یا کسی چیز کے مالک کو رَبُّ الدار یا ربُ الشئ کہتے ہیں۔ اور اس کے معنی اصلاح اور تربیت کرنے والے کے بھی ہیں۔ جیسا کہ عربی زبان میں زمین کی اصلاح کرنے والے کو رَبُّ الضیعہ کہتے ہیں۔ یعنی زمین کی اصلاح کرنے والا۔

مسئلہ :-

مخلوق پر الف لام کے ساتھ الرّبُ کا اطلاق جائز نہیں ہے۔ اضافت کے ساتھ مثل رَبّ الشئ کے مخلوق پر اطلاق کرنا جائز ہے۔

عالَمین عالم کی جمع ہے اور اللہ کے سوا ہر موجود عالم ہے۔ عالمین تمام مخلوق کو شامل ہے۔ حضرت

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما نے فرمایا عالمین سے جن اور انسان مراد ہیں۔ اس لئے کہ اس کی مخلوق سے اس کے خطاب کے ساتھ یہی دو مکلف ہیں اور بس۔ بعض نے فرشتوں اور جنوں اور انسانوں سے جو لوگ صاحب علم ہیں ان کو عالم کہا ان کے نزدیک مویشیوں پر عالم کا اطلاق صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ علم وعقل سے خالی ہیں۔

عالم کتنے ہیں؟

اس میں اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک ہزار عالم ہیں۔ اس سے چھ سو پانی میں ہیں اور چار سو خشکی میں اور بعض نے اسی (۸۰) ہزار کہا ہے۔ جس سے چالیس ہزار خشکی میں اور چالیس ہزار سمندر میں ہے اور بعض نے اٹھارہ ہزار کہا ہے۔ اور یہ دنیا ان میں سے صرف ایک عالم ہے۔ ایسے ہی ۱۷ ہزار عالم اور ہیں۔ علماء نے کہا ہے کہ زمین کا آباد حصہ اس کے غیر آباد حصہ کے مقابلے میں ایک خیمہ کے مشابہہ ہے۔ جو جنگل میں لگایا گیا ہو۔ عالم کا اشتقاق علم سے ہے اور علم کے معنی علامت کے ہیں۔ عالم کو جو ماسوی اللہ کا نام ہے۔ اس وجہ سے عالم کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی ذات کے لئے علامت ہے۔ اس لئے کہ ہر مصنوع اور مخلوق اپنے صانع یا خالق پر دلالت کرتا ہے۔

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ
اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ

اس کی تفسیر بسم اللہ کی تفسیر میں گذر چکی ہے۔ امام رازی قدس سرہ نے اس کے تکرار کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالٰے بشان ربوبیت بندوں پر ایک بار توجہ فرماتا ہے اور بشان رحمت دو بار توجہ فرماتا ہے۔ اس لئے کہ اس کی عنایت بصفت رحمت بنسبت دیگر صفات کے بندوں کی طرف بہت ہی زیادہ ہے۔ جیساکہ حدیث قدسی میں آیا ہے، رحمتی سبقت علی غضبی میری رحمت میرے غضب سے سبقت لے گئی ہے۔ اپنے بندوں پر رحمت کے مواقع غضب کے مواقع کی بہ نسبت بہت زیادہ ہیں۔ مقام غور ہے کہ دنیا میں، اس میں پیدا کی ہوئی چیزوں سے سب ہی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ کسی کی کوئی تخصیص نہیں۔ زمین، آسمان چاند سورج ستارے، دریا، نہریں، پہاڑ، درخت وغیرہ کے منافع وفوائد سب کے لئے عام ہیں۔ کسی کو اس کے کفر اور شرک کے سبب سے اس سے روکا نہیں گیا۔

ادیم زمین سفرۂ عام اوست
بریں خوان یغما چہ دشمن چہ دوست

اگر اس کا غضب غالب یا اکثر ہوتا تو کافروں کو اپنی پیدا کی ہوئی کائناتی چیزوں سے نفع اٹھانے سے روک دیتا۔ بلکہ کافروں کو زمین پر رہنے کا حق ہی عطا نہ کرتا۔ فوراً عذاب نازل کرکے ان کو تباہ کر دیتا۔ مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تو معلوم ہوا کہ اس کی عنایت اور توجہ اپنے بندوں کی طرف رحمت کی شان سے بہت زیادہ ہے۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اہدنا کے معنی ہیں ہم کو سیدھے راستے کی ہدایت دے یا ہم کو اس پر قائم اور ثابت رکھ، یہ ایسے ہے جیسے کوئی کھڑے آدمی کو کہے کہ کھڑے رہنا یہاں تک کہ میں لوٹ آؤں۔ مطلب یہ ہے کہ ایماندار یا نمازی یا سورہ فاتحہ کی تلاوت کرنے والا ہدایت پر تو ہے مگر یہ دعا اس لئے ہے کہ وہ آئندہ بھی ہدایت پر ثابت اور قائم رہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس سے پھسل جائے، اور گمراہ ہو جائے۔ جیسے کہ اپنی بدنصیبی سے کئی آدمی ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہو گئے ہیں۔ ان میں سے ایک شیطان بھی ہے اور بلعم بن باعورا بھی ہے۔ سیدھے راستے سے مراد ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے قول کے مطابق دین اسلام ہے اور بعض نے کہا قرآن ہے۔ بعض نے سنت وجماعت کو سیدھا راستہ کہا ہے۔ اور بعض نے کہا اس کے معنی یہ ہیں کہ تو ہم کو ان لوگوں کا راستہ دکھا جو جنت کے حق دار ہیں جیسا کہ فرمایا، صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنے قرب کے ساتھ انعام فرمایا اور وہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے فرمایا، الذین انعمت علیہم سے مراد موسیٰ علیہ السلام کی وہ قوم ہے جنہوں نے نہ دین کو بدلا اور نہ بگاڑا اور بعض نے ان سے مراد حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب لئے ہیں۔ (خازن)

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ

مطلب یہ ہے کہ جن پر تیرا غضب ہے ان کے راستہ پر نہ چلا۔ غضب کا معنی انتقام لینے کے لئے دل کے خون کا جوش مارنا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا،

اتقوا الغضب فانہ جمرۃ تتوقد فی قلب ابن آدم الم ترو الی انتفاخ اوداجہ وحمرۃ عینیہ

بچو تم غضب سے اس لئے کہ وہ انگارہ ہے جو ابن آدم کے دل میں جلتا ہے۔ کیا تم نے اس کے گلے کی پھولی ہوئی رگوں کو اور اس کی آنکھوں کی سرخی کو نہیں دیکھا؟ جب یہ لفظ اللہ کے حق میں بولا جائے کہ اس نے فلاں پر غضب کیا، یا فلاں پر اس کا غضب ہے تو اس سے مراد اس کا اصلی معنی مراد نہیں ہوتا اس لئے کہ وہ اللہ کی شان کے لائق نہیں اس سے مراد صرف نافرمانوں سے اس کا انتقام لینا ہوتا ہے۔ اللہ کا غضب گنہگاروں ایمانداروں پر نہیں کافروں پر ہوتا ہے۔
(خازن)

وَلَا الضَّالِّينَ

ضالین جمع ہے اس کا واحد ضالّ ہے جو ضلالت بمعنی گمراہی سے متعلق ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کے راستے پر نہ چلا جو سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ ضلالت کے اصل معنی غیبوبت اور ہلاکت کے ہیں۔ عربی زبان کا محاورہ ہے، ضل الماء فی اللبن غائب یا ہلاک ہو گیا پانی دودھ میں کہا گیا ہے کہ جن پر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اللہ کا غضب ہے وہ یہود ہیں۔ اور جو سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں وہ نصاریٰ ہیں اس لئے کہ اللہ نے یہود پر غضب کا حکم فرمایا ہے، جیسا کہ اس کا قول ہے لعنہ اللہ وغضب علیہ اور نصاریٰ پر ضلالت کا، جب کہ اس نے فرمایا، ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل تم اس قوم کی پیروی نہ کرو جو اس سے پہلے گمراہ ہوئی۔ اور بعض کے نزدیک مغضوب علیہم سے اہل بدعت اور ضالین سے وہ لوگ مراد ہیں جو سنت کے خلاف کام کرتے ہیں۔ (خازن)

آمین، اس کے معنی ہیں قبول کر، سورۃ فاتحہ میں چونکہ دعا ہے اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کے بعد آمین کہنے کی تعلیم دی گئی ہے، حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، لقننی جبرائیل آمین بعد فراغی من قرءۃ فاتحۃ الکتاب۔ جبرائیل نے مجھ کو آمین کی تلقین کی جبکہ میں فاتحۃ الکتاب کی تلاوت سے فارغ ہوں (مدارک) آمین کے متعلق یہ روایات بھی ہیں کہ وہ اللہ کے اسماء سے ایک اسم ہے۔ وہ اللہ کی بندوں پر مہر ہے۔ اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ ان سے گناہوں کو دور کرتا ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ اس لئے کہ جس کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے موافق ہوا۔ بخشے گئے اس کے گناہ جو اس نے پہلے کئے، ایک حدیث میں آیا ہے جب امام ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

مسئلہ:۔

جہری نمازوں میں جب امام ولا الضالین کہے تو مقتدیوں کو چاہیے کہ وہ آہستہ آمین کہیں۔ اور امام بھی ولا الضالین کے بعد آہستہ آمین کہے۔

نماز میں امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کی بحث

نماز میں امام اور منفرد پر سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔ احناف کے نزدیک مقتدی پر قرآۃ فرض نہیں خواہ امام جہری نماز میں ہو خواہ سری میں ہو۔ بلکہ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ خاموش رہے۔ اس لئے کہ امام کی قرأت مقتدی کی قرأت ہے۔ یعنی امام کی قرأت مقتدی کے لئے بھی کافی ہے۔ شوافع کے نزدیک مقتدی پر بھی قرأت واجب ہے۔ خواہ امام اونچی آواز سے قرأت کر رہا ہو یا آہستہ آواز سے، ہمارے دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔ قرآن میں ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون۔ اور جب قرآن پڑھا جائے (یعنی نماز میں یا نماز سے باہر) تو تم سنو (جبکہ امام اونچی آواز سے قرأت کرتا ہو) اور تم خاموش رہو (جبکہ وہ آہستہ آواز سے قرأت کرتا ہو) شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔ اس سے ثابت ہوا کہ نماز میں امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے۔ صرف سننے اور خاموش ہو رہنے کا حکم ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأت کی وہ فطرت پر نہیں۔ اس کو عبداللہ بن ابی لیلیٰ نے روایت کیا۔ (معانی الآثار)

بقیہ صـ۱۸ پر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

تحریر: ام من اختر ایم۔اے

نسبتِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم

لفظ نسبت جس کے معنی تعلق، واسطہ اور رابطہ کے ہیں۔ اپنے اندر ایک وسعت اور کھلا میدان رکھتا ہے۔ کسی چیز کی نسبت جب دوسری چیز سے ہو جاتی ہے تو وہ چیز اپنی نوع کی باقی تمام چیزوں سے برتر و اعلیٰ ہو جاتی ہے۔ اور اُسی نوع کی باقی چیزیں اس پر رشک کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ چند سطور جو زیر نظر ہیں ثابت کریں گی کہ فی الواقع ہی ایسا ہوتا ہے۔ دنیاوی ماحول کو سامنے رکھیں۔ ایک عام اور فاقہ کش آدمی کی نسبت اگر کسی، ایم پی اے یا حکومت کے کسی برسر اقتدار شخص سے ہو جائے تو وہ جامے میں پھولے نہیں سماتا۔ بھاولے کتے کی طرح سے واقفیت کے نشہ میں اِدھر اُدھر پھرتا ہے۔ اور ہر مخاطب سے کہتا پھرتا ہے کہ دیکھو! فلاں وزیر اور فلاں ایم پی اے میرا واقف ہے۔ یہ کر دوں گا وہ کر دوں گا۔ اگر کوئی تلخ بات کی تو، بچ کے رہ میرا ہر وار جان لیوا ثابت ہوگا۔ وہ ایسا رعب و دبدبہ بن کر دھمکیوں کی بوندا باندی کرتا رہتا ہے۔ اب اسی صاحب کا دوسرا پہلو سامنے لائیں۔ یہ فاقہ کشی اور مفلسی کا مجاہد معمولی واقفیت اور نسبت کی بنا پر چرب زبانی سے کیسے لوگوں کو لوٹتا ہے۔ ہر غریب ملنے والے سے یہ کہتا ہے کہ درخواست دے جاؤ۔ فلاں وزیر اور ایم پی اے میرے گھر کا آدمی ہے۔ تیرا کام منٹوں میں ہو جائے گا۔ جاؤ ایک ہفتہ کے بعد آکر ملازمت کے آرڈر لے جانا۔ جناب درخواست دہندہ صاحب وقتِ مقرر پر گئے اور ایک بنک کے مینیجر بن گئے۔ اس ترقی یافتہ دور میں میں نے ایسے بڑے نااہل حضرات دیکھے ہیں۔ جو معمولی واقفیت اور نسبت کی بنا پر اپنے جسم اور اہلیت سے بڑے عہدوں پر فائز ہو چکے اور ہو رہے ہیں۔ اور جن بے چاروں کی کوئی سفارش نہیں، صبح و مسا دھکوں کا ناشتہ کر رہے ہیں۔ کس مپرسی کے عالم میں نہ جانے اپنے اندر کتنی خوبیوں کو دبائے بیٹھے ہیں۔

ڈر ہے کہ مضمون طوالت نہ پکڑ جائے، ورنہ سخن بسیار است۔ لگے ہاتھوں تھوڑا سا نذرانہ دے جاوں۔ ان نااہل وزیروں، نالائق ایم پی اے حضرات اور اعلیٰ عہدوں پر فائز نکمے لوگوں نے ملک کی ساری فضا کو گندا کر کے رکھ دیا ہے۔ ایک بے سفارش ایم۔اے پاس شریف آدمی بیکاری کی وجہ سے زندگی سے تنگ ہے۔ اور دوسرا صاحب رسائی مڈل پاس غنڈا جناب بہادر جنگ بنا بیٹھا ہے۔ آؤ مل کر دُعا کریں کہ یہ چھوٹا سا ٹکڑا ان ناپاک اور گندے لوگوں سے پاک رہے۔ تاکہ ہر کس و ناکس آرام کی زندگی بسر کر سکے۔

اب میں اصل موضوع کی طرف لوٹتا ہوں: ساری کائنات میں سے جس کی نسبت رسول عربی سے ہو گئی، وہ نہ صرف بزرگ و اعلیٰ ہو گئی بلکہ اپنی نوع میں سب سے افضل ہو گئی۔

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com
www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ذرا حضور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نعلین مبارک کا ذکر چھیڑیے۔ جب یہی نعلین مبارک ایک جوتے کی شکل میں موچی کی دکان کی زینت تھی، کئی آئے ذرا جیب کو ہلایا اور قیمت پوچھ کر آگے نکل گئے لیکن جب عرب و عجم کے شہنشاہ کی نظرِ رحمت اور نگاہِ کرم جوتے پر پڑی۔ اور آپؐ نے اس کو زیبِ قدم فرمایا تو یہی چمڑے کا جوتا ترقی پاکر نعلین شریفین بن گیا۔ دنیا جہان کے باقی جوتوں سے افضل اور ذی شان ہوگیا۔ اس نعلین مبارک کی عزت واحترام تو صرف خدائے بزرگ و برتر ہی جانتا ہے۔ عقیدت کے طور پر چند الفاظ پیش کرتا ہوں۔

جب حضورِ مصطفےٰ معراج کو عرش معلےٰ پر جلوہ گر ہوئے۔ ربِ کائنات نے فرمایا، میرا حبیب جوتے اتارنے کی کوشش نہ کرے۔ بلکہ پاپوش مبارک سمیت عرش معلےٰ پر تشریف لے آئے۔ نبی آخر الزماںؐ نے عرض کی اے ربِ کائنات! یہ کیا معاملہ ہے کہ موسیٰ کلیم اللہ جب کوہِ طور پر تیرے سے ہمکلام ہونے کے لئے گئے، ارشاد ہوا جوتے اتار کر آنا۔ مولا کریم یہ عرش معلےٰ ہے وہ کوہ طور تھا اور عرش معلےٰ کوہ طور سے کہیں افضل ہے۔ اور مجھے حکم ہو رہا ہے کہ جوتے نہ اتارنا۔

خدائے لم یزل نے فرمایا، اے میرے حبیبؐ! موسیٰ کا مقام اور ہے اور حبیب کا مقام اور، تیری نعلین مبارک کے صدقے عرشِ عظیم کو زینت اور فضیلت ملے گی۔ سب کو معلوم ہے کہ حضور اکرمؐ نعلین مبارک سمیت عرش پر جلوہ گر ہوئے۔ یہ ایک بے جان چیز کا حال ہے۔ دنیا میں کتنے خوبصورت سے خوبصورت شہر ہیں۔ پیرس جیسے شہر کو دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے لیکن مدینہ منورہ کے کیا کہنے دنیا جہان کے شہر تو درکنار

تمام جنتوں سے بھی افضل واعلیٰ اور قابل صد احترام ہے۔ اب ایک جاندار شخصیت کی پاکیزہ زندگی زیبِ نظر ہو۔ حضرت بلالؓ تو سب کو یاد ہوں گے۔ نسبت رسولؐ کی سند ملنے سے پہلے وہ ایک حبشی تھے، ہونٹ موٹے موٹے تھے۔ رنگ کالا تھا۔ ظاہری خوبصورتی نام کو نہ تھی۔ زبان بھی توتلی تھی، طوقِ غلامی پہنے ہوئے تھے۔ جونہی رسول ہاشمیؐ کی نظرِ نبوت پڑی۔ کایا پلٹ کے رکھ دی۔ پتھر سے گوہر کر دیا، ذرہ کو زر کر دیا۔ ادنیٰ سے اعلیٰ کر دیا۔ حبشی کو صحابی بنا دیا۔ بدصورت کو خوبصورت کر دیا۔ وہ مقام عطا کر دیا کہ شمس وقمر شرم کھاتے ہیں۔ واقعہ تو یاد ہوگا، اشارتاً دہرائے دیتا ہوں۔ ایک شب حضرت بلالؓ نے کسی وجہ سے صبح کی اذان نہ کہی، اجلالتِ کبریائی جوش میں آگئی۔ کیا ہوا جو حضرتِ بلالؓ کی زبان توتلی ہے اذان صحیح تلفظ سے نہیں کہہ سکتے۔ عشقِ رسولِ عربیؐ تو دل میں رکھتے ہیں، فیصلہ فرما دیا کہ جب تک صبح کی اذان بلالؓ نہ کہیں گے۔ آفتاب طلوع نہ ہوگا صاف واضح ہوگیا۔ کہ جس کی بھی نسبت رسولِ رسولاںؐ سے ہوجاتی ہے کسی رنگ میں خدا کو بہت پیارا ہوجاتا ہے۔

تیسری مثال حضرت حلیمہؓ سعدیہ اور اس کی اونٹنی کی سنا کر اجازت چاہوں گا۔ اس ضمن میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ جس کے لئے دنیا جہان کی تمام مخلوق قائم ہے۔ سرکار دو عالم جب حضرت آمنہ کے گھر جلوہ گر ہوئے۔ تو عرب کے رسم ورواج کے مطابق قبیلہ بنو سعد کی کئی دایاں حضور اکرمؐ کے پیارے شہر میں آئیں، تاکہ نوزائیدہ بچوں کو لیجا کر اُن کو دودھ پلائیں اور پرورش کریں۔ اور معاوضہ پائیں۔ دنیاوی فائدے کی خاطر سرورِ کائنات پر کسی دایہ کی نظر نہ لگی۔ ایک غریب اور یتیم بچہ سمجھ کر سب

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ quranicaudio.com

سب چھوڑ گئیں۔ صدقے جاؤں اے حلیمہؓ تیرے بختوں کے میرے ماں، باپ تجھ پر قربان! تو نے یتیم کو اٹھایا تو دُرِ یتیم تیرے ہاتھ آیا، اور تو نے دونوں جہانوں کو پایا۔ حضرت حلیمہؓ نے اپنے شوہر باشعور سے مشورہ کیا کہ او لوجہ نظر نہیں آتا حضرت عبداللہؓ کا ایک یتیم بچہ ہے جو نہایت ہی غریب ہے، اُسے کیوں نہ لے جائیں۔ شوہر ارجمند نے کہا ہاں ہاں ضرور اور فوراً اٹھا لاؤ۔ ایک نقطہ کہہ جاؤں لوگ کہتے ہیں کہ کسی دایہ نے حضرت محمدؐ کو نہ اٹھایا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ صاحبزادہ آمنہ طاہرہ نے کسی اور دایہ کو قبول دلپسند نہ فرمایا۔ قبول فرمایا تو حضرت حلیمہ سعدیہؓ کو فرمایا کیونکہ اس کے مقدر جاگ چکے تھے۔ خاوند کے نیک مشورہ سے حضرت حلیمہؓ سرورِ کائنات کے گھر گئیں اور دُرِ یتیم کو اپنے گھر لے گئیں۔ باقی دائیاں بہت وقت پہلے بچے لے کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو چکی تھیں، کافی سفر طے کر چکی تھیں۔ شہنشاہ دین و دنیا کی زنانی [illegible] حضرت حلیمہؓ بھی پیچھے ہو لیں، سب اونٹنیاں طاقتور اور تیز رو ہونے کی وجہ سے کافی دور جا چکی تھیں۔ [illegible] کمزور اور ناتواں اونٹنی ان کو جا ملی۔ دائیوں نے جب دیکھا کہ حلیمہ سعدیہ بھی ایک بچہ لے کر ہمارے ساتھ آ پہنچی ہیں، زور سے پکارنا شروع کیا۔ حلیمہؓ! یہ کیا ماجرہ ہے۔ تیری اونٹنی تو بہت کمزور دبلی پتلی اور ناتواں تھی، بچہ بھی تجھے کافی بعد میں نصیب ہوا۔ اب تو ہم سے آگے نکلے جا رہی ہے کیا یہ اونٹنی یہ سواری وہی ہے؟ حضرت حلیمہؓ نے مسکرا کر جواب دیا کہ ہاں ہاں سواری وہی ہے۔ لیکن اس کا سوار بدل چکا ہے جو دو عالم کا مالک و مختار ہے۔ آخر یہ کمزور ناتواں اونٹنی سب سے سبقت لے گئی اور سب کو مات کر گئی۔

حلیمہ اور اس کا خاوند جب خاتم الانبیاء کی بے نظیر رفاقت میں گھر پہنچے تو ان کی طفیل اور نسبت سے گھر کا نقشہ ہی بدل گیا۔ غریبی ایسے دوڑنے لگی جیسے روشنی سے اندھیرا بھاگتا ہے۔ جہاں کئی کئی روز سے فاقے تھے وہاں کئی کئی پشتوں کیلئے راشن جمع ہو گیا۔ نفرت کی نگاہ سے دیکھی جانے والی حلیمہ اب عزت و احترام سے دیکھی جانے لگی۔ بکریاں جو کئی دنوں سے دودھ نہیں دے رہی تھیں حضرت حبیبِ کبریا کی آمد سے اسقدر دودھ دینا شروع کر دیا کہ پہلے پینے والے تھے اور دودھ نہیں مل رہا تھا اب دودھ کی افراط ہو گئی تو پینے والے نہیں ملتے

جہاں حلیمہ پہلے صدقہ اور خیرات لیتی تھی اب سخاوت کے دریا بہا دیئے۔ گھر غریب تھا امیر ترین ہو گیا۔ پڑوسی تو در کنار دنیا دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ بے رونق گھر اب رحمت کا گہوارہ بن گیا جو پریشانیاں پیچھا نہیں چھوڑتی تھیں وہی عزت و احترام کا لبادہ اوڑھ کر حضرت حلیمہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر چومنے لگیں۔

میرے بزرگ قاری! پتہ چل ہی گیا ہوگا وہ کیا چیز تھی جس نے حضرت حلیمہؓ کو یہ مقام بخشا یہ عزتِ دوام بخشی۔ وہ نسبت رسولؐ تھی۔ وہ تعلق بالرسولؐ تھا۔ وہ رابطہ رسول مقبول تھا اگر حضرت حلیمہ نے حضرت خیر الوریٰ کو لوریاں دیں تو آج نہیں بلکہ قیامت تک لوگ اس کے نام نامی کو جھوم جھوم کر لوریاں دینگے۔ حلیمہ تو حلیمہ اونٹنی کے بھی بھاگ سنور گئے جو رسول ہاشمی کی سواری بن گئی۔ تیز تر اور طاقتور بن گئی۔

ان ساری مثالوں سے ثابت اور واضح ہو گیا کہ نسبت رسول رکھنے والے دنیا و آخرت

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

میں سرخرو ہو گئے۔ اور کسی قسم کی کمزوری نہ ہونے دی
دل یاد آیا کہ اللہ رب العزت کا کروڑوں شکر ہے
کہ ہم ان سے ہیں حبیب دوجہاں کی امت مقبولہ
میں پیدا فرمایا۔ جس کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام
نے بارگاہ رب العزت میں دعا کی۔ حالانکہ وہ ایک
برگزیدہ اور صاحب کتاب پیغمبر تھے، دعا فوراً
قبول ہوئی اور وہ امام الانبیاء کے امتی بن کر
آئیں گے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوبارہ آنے پر
اپنے دین کا ڈنکا بجائیں گے۔ نہیں ہرگز نہیں
اگر اپنے دین کا پرچار کرنا ہوتا تو امتی بننے کی
آرزو نہ کرتے۔ امتی بن کر آئیں گے تو امتیوں والا
کام کریں گے۔ اللہ رب العزت اپنے حبیب
بے نظیر کا صدقہ خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

صحابہ کو جو شان ملی تو تیرے صدقے
بنا جو بھی غوث، ولی تو تیرے صدقے
میں تیرے ان کا کہہ دوں گا اے اختر
نشانِ ربوبیت اگر چلی تو تیرے صدقے

بقیہ: مجبوب القرآن

ابی وائل بن مسعود سے ... نے فرمایا قرأت سے خاموش رہ اس نماز میں
شغل ہے اور تجھکو اس میں یعنی قرأت میں امام ہی
کافی (معانی الآثار)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ابن مسعود رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کیا اچھا ہو کہ جو امام کے پیچھے قرأت
کرتا ہے اس کا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

جابر ابن عبداللہ سے روایت ہے کسی نماز میں
بھی امام کے پیچھے قرأت نہ کرو، ایسے ہی عبداللہ بن
وہب اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر سے نقل کیا
گیا ہے۔ (معانی الآثار)

فقہ کی مشہور کتاب کنز الدقائق میں ہے
ولا یقراء المؤتم بل یستمع و ینصت،
مقتدی قرأت نہ کرے بلکہ سنے اور خاموش رہے
اس کی شرح فتح القدیر میں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے فرمایا جس کا امام ہو پس اس کے امام کی قرأت اسکی
قرأت ہے اور اس پر صحابہ ... ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ
والسلام نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأت کی اس نے
فطرت کا خلاف کیا۔ زید بن ثابت سے منقول ہے جس
نے امام کے پیچھے قرأت کی اس کی نماز نہیں ہے۔

ارتحال:

موخرہ ... بروز ہفتہ ہمارے پیر بھائی جناب محمد سعید ایڈووکیٹ موضع بھیلا ہٹھاڑ کی والدہ
ماجدہ جو عرصہ سے بیمار تھیں بقضائے الٰہی فوت ہو گئیں ہیں۔ مرحومہ حضرت قبلہ عالم امیر ملت سے بیعت تھیں۔ مرحومہ کو
پیر خانہ سے بڑی عقیدت تھی اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے (آمین)
قارئین سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعا مغفرت کریں۔ ادارہ مرحومہ کے لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے۔
پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔
(ادارہ)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

عُقدَۃُ النِّکَاح

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غزوہ میں ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جب ہم واپس آئے اور مدینہ کے قریب ہوئے تو میں نے عرض کی۔ یارسولؐ اللہ تھوڑے ہی دن ہوئے ہیں کہ میں نے شادی کی تھی حضورؐ نے پوچھا کیا تم نے نکاح کرلیا ہے۔ میں نے عرض کی ہاں۔ آپ نے فرمایا کنواری عورت سے نکاح کیا ہے کہ ثیبہ سے؟ میں نے عرض کی کنواری سے نہیں بلکہ ثیبہ سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا تونے کنواری عورت سے کیوں شادی نہیں کی تاکہ تو اس سے کھیلتا اور وہ تجھ سے کھیلتی۔ یعنے وہ تجھ سے لاڈ پیار کرتی اور تو اس سے لاڈ پیار کرتا پھر جب ہم مدینہ میں آئے اور ہم نے گھروں میں جانا چاہا تو آپ نے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ یہاں تک کہ رات داخل ہو تاکہ عورتیں اپنے شوہروں کیلئے بالوں میں کنگی کریں اور پریشان کھلے بالوں کو جمع کرلیں۔ اور زیرناف بالوں کو بھی صاف کریں۔

اسی حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مرد اور عورت کے مابین محبت اور اتفاق کی اصل کو بیان فرمایا ہے۔ اور وہ عورت کا صاف ستھرا ہونا، نہانا دھونا، بدن سے میل کچیل کو صاف کرنا۔ زیرناف بالوں کا دور کرنا، سر کے بالوں میں کنگی کرنا، تیل ڈالنا اور زیب و زینت کرنا ہے۔ اِس لئے کہ جب مرد عورت کو دیکھتا ہے کہ وہ خوبصورت اور صاف ستھری ہے۔ اور اس سے خوشبو آتی ہے تو اس کے دل میں اس کی خواہش اور محبت بدرجہ اتم پیدا ہوتی ہے بخلاف اس کے اگر عورت غلیظ اور گندی ہو، کپڑے میلے ہوں، سر کے بال پراگندہ ہوں اور اس سے بدبو آتی ہو، اس سے مرد کو وحشت و نفرت ہوتی ہے جو بالآخر طلاق اور دائمی فرقت پر منتج ہوتی ہے۔

عورت کے لئے جسمانی طہارت و صفائی کے ساتھ اخلاقی صفائی کا ہونا بھی نہایت ضروری ہے کہ وہ دل وجان سے شوہر سے محبت کرنے والی ہو اور اسکی عزت و قدر کا پاس کرنے والی ہو۔ اسکے حکم کو ماننے والی ہو، ادب اور سلیقہ سے گفتگو کرنے والی ہو۔ شوہر کی بات کو رد نہ کرے۔ اگر رد کرنے میں مصلحت ہو تو نرمی اور تہذیب سے بات کی خر کو شوہر پر واضح کرکے اس کو رد کرے۔ کسی بھی وقت شوہر پر تعلی و تفوق نہ جتلائے۔ یعنے اس پر حکومت نہ کرے اور اپنی مرضی کا شوہر کو پابند نہ کرے۔ اور اس کو بندۂ بے دام کے زمرہ میں رکھ کر اس کے اختیارات کو سلب کرے کی کوشش نہ کرے۔ خاوند میں عیب نہ نکالے اور اپنے خاوند سے کسی مرد کو برتر نہ جانے۔ اور نہ ہی کسی مرد کی خوبیاں اپنے خاوند کے پاس بیان کرے۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اسی طرح خاوند کو بھی چاہیئے کہ کسی عورت کے حسن و جمال کی قصیدہ خوانی نہ کرے ۔ گھر کی فضا کا خوشگوار اور پرامن ہونا شوہر اور بیوی کے مکمل اتفاق پر مبنی ہے ۔ یاد رکھئے کہ اگر شوہر اور بیوی کے مابین تعلقات کشیدہ رہینگے تو اس کا اثر ان کی اولاد پر بھی پڑے گا ۔ اور ان کی اولاد حسن داخلاق کا نمونہ نہیں بن سکے گی ۔ اور وہ ایسے راہ پر چل نکلیں گے جو تباہی اور بربادی کی راہ ہے

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کو اپنا گرویدہ بنانے کیلئے حسن اخلاق کا خوبصورت اور بے مثال نمونہ ہو ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا ۔ حضور! دنیا کے مالوں سے اچھا مال کونسا ہے ۔ آپ نے بے ساختہ فرمایا "نیک عورت" پھر پوچھا گیا حضور نیک عورت کی پہچان کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا جب تو اس کو دیکھے تو پیاری لگے ۔ اور جب تو اس کو حکم دے تو اطاعت کرے ۔ اور جب تو گھر میں نہ ہو، تو تیرے مال کی حفاظت کرے ۔ اور جب تو اس کو بلائے تو دوڑتی ہوئی آئے ۔ ایک حدیث میں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر شوہر عورت کو اپنے پاس بلائے اور وہ نہ آئے تو ساری رات اس پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں ۔ جس عورت پر اس کا شوہر ناراض ہوگا اسکی عبادت فرض ہو یا نفل قبول نہیں ہوتی ۔

عورت کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت بڑا فتنہ قرار دیا ہے ۔ اس کے سبب سے قتل اور حوادث کا بازار گرم ہو جاتا ہے ۔ اس کے سبب سے دلوں میں عداوت، حسد و بغض اور کینہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ اس کے سبب سے آدمی راہِ حق سے بہک سکتا ہے ۔ اس لئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عورت کے متعلق جو تعلیم ہے اس پر کاربند ہونا مردوں اور عورتوں کو ازبس ضروری ہے ۔ آپ نے فرمایا :

فاتقوا الدنیا واتقوا النساء فان اول فتنۃ بنی اسرائیل کانت فی النساء (مشکوٰۃ)

پس تم دنیا سے ڈرو اور عورتوں سے ڈرو ۔ بنی اسرائیل میں جو پہلا فتنہ رونما ہوا وہ عورتوں کے سبب سے ہوا ۔

اور اسی واسطے آپ نے فرمایا کہ جب کوئی تم سے تمہارے رشتہ کی کسی عورت کا رشتہ مانگنے آئے اور اس کا دین اور خلق بھی نیک ہو تو تم انکار نہ کرو ۔ اس مرد کے ساتھ فوراً نکاح کر دو ۔ کہیں تمہارا انکار اور توقف زمین میں فتنہ اور فساد عظیم کا سبب نہ بن جائے ۔ اس لئے کہ دیکھا [illegible] کے بارے میں جب کسی سے سوال کیا جائے اور اس کو ٹھکرا دیا جائے تو دونوں گھروں کے مابین عداوت [illegible] ہے ۔ اور پھر عداوت سے جو کچھ بھی ہو عجیب نہیں ہے ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ایسی عورت سے شادی کرو جو محبت اور پیار کرنے والی اور بچے جننے والی ہو ۔ اس لئے کہ تمہاری کثرت کے ساتھ میں قیامت کے دن [illegible] پر فخر کرنے والا ہوں آپ نے فرمایا

علیکم بالابکار فانہن اعذب افواھاً وانتق ارحاماً وارضی بالیسیر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تم کنواریوں سے نکاح کرو۔ اس لئے کہ وہ شیریں گفتار ہوتی
ہیں اور ان کا رحم نطفہ کو قبول کرنے کی بہت صلاحیت رکھتا
ہے اور ان سے اولاد پیدا ہونے کی بھی توقع ہے اور وہ
قانع بھی ہوتی ہیں۔ خاوند کیطرف سے تھوڑی چیز پر بھی راضی
ہو جاتی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جیسی محبت نکاح کے ساتھ شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان پیدا ہوتی ہے ایسی محبت کسی دو محبت کرنے والوں میں نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ وہ اللہ کی اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ پاک اور پاک کرنے والا ہے تو وہ حرہ عورت سے نکاح کرے یعنی لونڈیوں کی بہ نسبت حرہ (اصیل) عورت سے نکاح کرنا افضل ہے۔ نیک عورت کی ایک علامت آپ نے یہ بھی بتائی ہے کہ اگر شوہر نے اس پر قسم کھائی ہے تو وہ اس کو اس میں سچا کرتی ہے۔

تین چیزیں باعث سکون ہیں

قرآن حکیم میں ہے کہ تین چیزیں سکون کے لئے پیدا کی ہیں۔ ان میں سے ایک رات ہے۔ آدمی دن بھر کا تھکا ماندہ اور کئی طرح کے تفکرات اور اندیشہ ہائے گوناگوں میں غرق ہوتا ہے۔ جب رات آتی ہے تو وہ تمام پریشانیوں اور تمام مشاغل اور دھندوں سے یکسو ہو کر سو جاتا ہے۔ اور سکونِ کامل مل جاتا ہے۔ تکان دور ہو جاتی ہے۔ دوسرے دن پھر وہ اپنا کام کرنے کے لئے تازہ دم ہو جاتا ہے۔

دوسری چیز گھر ہے۔ آدمی کا گھر بھی اس کے سکونِ قلب اور راحتِ دل کا سامان مہیا کرتا ہے۔ گھر انسان کے لئے تمام آفات و بلیات سے حفاظت کے لئے ایک حصار اور مضبوط قلعہ ہے۔ آدمی کتنی دور چلا جائے۔ اس کے دل میں یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے گھر کو آئے۔ جب وہ گھر میں آجاتا ہے تو وہ اپنے آپ کو کئی چیزوں سے جن سے وہ بچنا ضروری سمجھتا ہے پناہ حاصل کرتا ہے۔ گھر ہی ہے جس سے آدمی سردی اور گرمی کی شدت سے آرام پاتا ہے۔ گھر ہی وہ چیز ہے۔ جس میں وہ اپنی ہر چیز کو جو اس کی ضروریاتِ حیات میں سے ہے محفوظ کرتا ہے۔

تیسری چیز عورت ہے۔ اللہ تعالٰی نے عورت کو مرد کے سکون کے لئے پیدا کیا ہے۔ عورت کے بغیر مرد اگرچہ بڑا کچھ ہے۔ مگر وہ اپنی زندگی کو ناتمام اور ناقص سمجھتا ہے۔ اور گھر باوجودیکہ سکون کا گہوارہ ہے۔ عورت کے بغیر بے رونق ہے۔

جاری

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

مجدد الف ثانیؒ

ہے نامِ پاک شیخ احمد مجدد الف ثا... کا
جہاں ہے معتقد ... ... ثانی کا
رہی احقاقِ حق ... ابطال باطل زندگی اُنکی
کہ تھا احیائے دین مقصد مجدد الف ثانی کا
تصوّف کی کتابوں میں ہیں مکتوبات روشن تر
ہر اک مکتوب ہے سرمد مجدد الفِ ثانی کا
جہاں سے ہمہمہ "دینِ الٰہی" کا مٹا ڈالا
اثر تھا یہ رشد و مد مجدد الفِ ثانی کا
رحیم اور رام کو اک ذات کہنے کی ہوئی سازش
تو تھا کردار رہ میں سد مجدد الف ثانی کا
تصور ایک مسلم قومیت کا آپ نے بخشا
کرم ہے قوم پر بے حد مجدد الف ثانی کا

راجا رشید محمود

صاحبزادہ جاوید اقبال نادری ... ڈلیاں والہ

حمد و ثنا

روحِ قلب و نگاہ ہے اللہ
دو جہاں کی پناہ ہے اللہ
ہے کبھی وہ بنتِ کے قلب ... نشیں
اور کبھی لب پر ... ہے اللہ
گرچہ ہے دو جہاں سے رسم و راہ
منزلِ رسم و راہ ہے اللہ
مشغلہ روز و شب کا اس کی ذات
ذکر شام و پگاہ ہے اللہ
حسن کا پرتو جمال وہی
عشق کا جلوہ خواہ ہے اللہ
جو دو عالم کو دیکھ سکتی ہے
قلب کی وہ نگاہ ہے اللہ
مری دنیا بری نہیں جاوید
جب مرا دیں پناہ ہے اللہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر محمد شفیع رضوی

روضۂ رسول کو شہید کرنے کی سازش

ریاض سعودی عرب کے دارالحکومت سے شائع ہونے والے اخبار "الدعوت" کے ایک مضمون سے ہفت روزہ افق کراچی نے جو اقتباسات شائع کئے ہیں، اس سے سخت بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے الدعوت کے اس مضمون میں مضمون نگار سعد نے مسجد نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توسیع و تعمیر کے بارے میں جو تجویز پیش کی ہے اس کو لکھتے ہوئے قلم بھی لرز رہا ہے کہ:

"روضۂ مبارک (گنبد خضری) کو ڈھایا جائے یا چھپا دیا جائے۔ اور اس پر جو نقوش ہیں ختم کر دیئے جائیں۔"

مضمون نگار کا یہ کہنا ہے کہ

"یہ اقدام نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہوگا۔ جبکہ یہ قبریں اور حجرات ہیں۔ کیونکہ حضور نے قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے پختہ بنانے اور تعمیر کرنے سے منع کیا ہے۔"

ہر مسلمان کیلئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ اٹل ہے لیکن کسی شخص کی تاویلات باطلہ کو حضور کا فیصلہ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ حضورؐ یا صحابہؓ نے مسلمانوں کے مزارات کو کبھی برابر نہیں کیا۔ بلکہ صحیح بخاری سے ثابت ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالے عنہ کا مزار خاصا اونچا تھا اور حضور نے اپنے دست مبارک سے یک بڑا پتھر ان کی قبر کے سرہانے نصب فرمایا تھا۔ جہاں تک رسول اللہ صلعم کے روضۂ اقدس کا تعلق ہے وہ حضرت عائشہؓ کے حجرہ مبارک میں ہے۔ جس پر قبہ کا خیال کیا جا سکتا ہے۔ تدفین کے متعلق صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا تھا جیسا کہ کتب سیر میں مندرج ہے کہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ فرمایا کوئی نبی دفن نہیں کیا گیا مگر اس جگہ جہاں ان کی روح قبض کی گئی ہو۔ اس طرح حضرت علی مرتضے نے فرمایا کہ روئے زمین پر کوئی خطہ خدا کے نزدیک اس خطے سے گرامی تر نہیں ہے جس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی روح کو قبض کیا گیا۔ چنانچہ کسی بھی صحابی نے اختلاف نہ کیا اور آپ کے بستر مبارک کو اٹھایا گیا اور اسی خاص جگہ قبر کھودنا طے پایا۔

(مدارج النبوت جلد دوم)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

اسی حجرۂ مبارک کو بعد ازاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں کچی اینٹوں سے تعمیر کیا اور اس کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز نے اپنے حجاز کی گورنری کے دوران حجرۂ مبارک کو کچی اینٹوں کی جگہ منقش پتھروں سے تعمیر فرمایا اور پشت پر ایک دوسرا احاطہ بنوادیا اور ان دونوں عمارتوں میں کسی میں بھی کوئی دروازہ نہ رکھا۔

یہ وہ زمانہ تھا جب حضرات صحابہ کرام کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی لیکن کسی نے بھی اس پر اعتراض نہ کیا۔ ۵۵۰ھ میں حضرت جمال الدین اصفہانی نے حجرہ شریف کے گرد ایک جالی صندل کی کھینچی تھی۔ اسی زمانے میں ابن ابی الہیجا نے سرخ ریشمی نقوش سے منقش دیبا حجرہ شریف پر لٹکانے کی غرض سے بھیجا۔ اس دیبا پر سورہ یٰسین لکھی ہوئی تھی۔ بعد ازاں ہر سلطان اپنی تخت نشینی کے وقت حجرہ مبارک کے لئے پردہ بھیجتا رہا۔ ۶۷۸ھ میں حضرت قلاؤن صالحی رحمۃ اللہ علیہ نے تانبے کی جالیوں کے ساتھ قبہ خضریٰ بنوایا۔

۵۹۷ھ میں مشہور واقعہ ہوا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سلطان نورالدین نے آنحضرت کو خواب میں دیکھا اور سلطان کو نصرانیوں کی سازش سے مطلع فرمایا۔ جس پر سلطان نورالدین مدینہ منورہ میں ایک ہزار فوج کے ساتھ پہنچا اور ان نصرانیوں کو کہ روضہ اقدس تک سرنگ لگا رہے تھے، انہیں پکڑا اور قتل کرنے کے بعد جلا دیا پھر حجرہ شریف کے گرد اگرد خندق کھدوائی اور رانگ سے پُر کروایا۔

مورخین نے خاصی تفصیلات روضہ اقدس کے متعلق اپنی تصنیفات میں تحریر کی ہیں۔ مندرجہ بالا اجمالی واقعات جذب القلوب مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی سے ماخوذ ہیں۔ اس خبر نے جس نے پاکستان میں مسلمانوں کو غمناک کر دیا ہے۔ یہاں اس کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ اسی قسم کی ایک خبر ۱۹۵۲ء میں بھی شائع ہوئی تھی۔ جس کا ماخذ سلطنت سعودیہ کے ایک بہی خواہ مولانا کرم علی ملیح آبادی کا ایک کتابچہ موسوم "در حضور ولی عہد معظم مملکتِ سعودیہ کے روشن کارنامے" سے دیا جا رہا ہے۔

ہم اخبارات کی وساطت سے پاکستان میں مقیم سعودی سفیر کے ذریعے سعودی حکومت سے گزارش کریں گے کہ اس کی تحقیقات کریں کہ آیا اسلامی ممالک کے بدترین دشمن اسرائیل نے جو کہ بحر احمر کے کنارے مملکت عرب کو بری نظر سے دیکھ رہا ہے۔ کہیں سعودی حکومت کے محکمہ اطلاعات میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے نقب تو نہیں لگائی کہ اس طرح عالم اسلام ایک بحران میں مبتلا ہو جائے۔ کیونکہ اس کے مقاصد کی تکمیل اسی طرح ہو سکتی ہے کہ سعودی عالم اسلام سے کٹ کر بے یار و مددگار رہ جائے۔

اس جگہ ہم اس حقیقت کو بھی بیان کر دینا چاہتے ہیں کہ گنبد خضریٰ پر نیا رنگ موجودہ سعودی خاندان کے ہی دور میں ہوا۔ اور روضہ مبارک پر نیا پردہ لٹکانے کی سعادت سعودی خاندان کے حصہ میں آئی۔ اس لحاظ سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ سعودی حکومت جس کا مضمون الدعوت میں شائع ہوا ہے۔ اور اخبار کے ایڈیٹر اور محکمہ اطلاعات کے اس کارندے کو جس کی وجہ سے ایسا ناپاک مضمون شائع ہوا ہے۔ بے نقاب کرے گی۔

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

چھچھاتے قافیوں اور بولتی ردیفوں کا شاعر

راجہ رشیدِ محمود

تحریر ——— راز کاشمیری ایم اے

راجا رشید محمود نعت گوئی کے میدان میں کچھ عرصہ قبل ہی آئے ہیں۔ اور بہت سے پُرانے ثناگران رسولِ عربی سے آگے نکل گئے ہیں۔ نعت گوئی کے میدان میں اس وقت حفیظ تائب چیمپین ہیں۔ انہوں نے نعت کو فنی اور معنوی اور موضوعاتی لحاظ سے بڑا حسن، رعنائی اور وسعت دی ہے۔ گنگناتی بحریں، چمکتے دمکتے الفاظ قوس و قزح کا سا تاثر چھوڑتے ہیں۔ انہوں نے جدید تشبیہات اور علامتیں دی ہیں۔ ان کی نعتیں دل کے تاروں کو ہلاتی ہیں۔ راجا رشید محمود شعوری یا غیر شعوری طور پر حفیظ تائب کے مقلد نظر آتے ہیں۔ ان کی نعتوں میں بھی وہی حسن و رعنائی وہی دلکشی و رنگینی، طرزِ ادا کا وہی بانکپن، وہی ندرتِ اظہارِ خیال، وہی نشاط و کیف، جذب و عشق اور سوز و گداز نظر آتا ہے چھچھاتے قافیے، بولتی ہوئی ردیفیں، قافیے اور ردیف میں رچتی بستی اور ہم آہنگ موسیقیت کا اہتمام کرنے میں وہ حفیظ تائب کے قدم کے ساتھ قدم ملا کر چلتے نظر آتے ہیں۔ چند ایک مثالوں سے اس نغمگی کا اندازہ کیجئے۔

فیض سے جن کے ہوا روشن دیارِ زندگی اپنے سر آنکھوں پہ وہ نقشِ قدم شاہِ امم
آپ کے رُتبے کا کیا ادراک ہو انسان کو آپ ہیں چشمِ خدا میں محترم شاہِ امم

جو حقیقت آپ کے ارشاد میں ہے جلوہ گر بات قرآنِ مبین میں بھی وہی ہے یا نبی
آپ کی الفت میں ہے سرمایۂ عیشِ دوام اس جہاں کی ہر مسرت عارضی ہے یا نبی
اس زمین سے آسماں تک جس طرف ڈالی نظر آپ کے انوار کی جلوہ گری ہے یا نبی

اپنی جان قربان کر دوں آپکے ناموس پر ہے یہی میری تڑپ میری لگن شاہِ زمن
عرصۂ محشر ہو یا ارض و سما کی وسعتیں آپ کا بحرِ کرم ہے موجزن شاہِ زمن
جب سے ذوقِ شاعری محمود کو حاصل ہوا آپ کی مدحت ہے موضوعِ سخن شاہِ زمن

کس طرح چمکتی گنگناتی نعت کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔

بخت ذرے کے جو یاور ہوں عرب تک پہنچے خاکِ طیبہ سے لگے، مہر سے بڑھ کر چمکے
دم میں محمود دشتِ مدینہ کا تصور آیا پھول الفت کے مری شاخِ نظر پہ چمکے

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

دن پہ بھی رات کا منظر تھا مسلط پہلے — روئے پُر نور سے ہر صبح کے تیور چمکے
ذکر ان کا ہے تو ہر لب کا مقدر بن جائے — یاد ان کی ہے تو سینوں میں اتر کر چمکے

راجا رشید محمود کی نعتوں کا یہ ظاہری حسن اور بانکپن اپنی جگہ دیدہ و دل کے لئے نشاط و کیف کا باعث سہی، لیکن اصل چیز موضوع ہے۔ ایک عرصہ تک نعتوں کا موضوع حضور کی صورت، ان کے نقش، خدوخال رہے، ان کے رُخسار، ان کے لب، ان کے گیسو، ان کے تبسم، اور ان کے تکلّم کی تعریف رہی۔ لاریب حضور کا ظاہری پیکر حسن بے مثال تھا اور کسی شاعر کا یہ شعر بھی ان کے حسن و رعنائی کا نقشہ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

رنگ، خوشبو، صبا، چاند، تارے، کرن، پھول، شبنم، شفق، آب جو، چاندنی
تیرے معصوم پیکر کی تخلیق میں حُسنِ فطرت کی ہر چیز کام آ گئی

لیکن اصل چیز جس پر ہمارے ایمان کی بنیاد ہے، وہ ان کی تعلیمات و ارشادات ہیں۔ اور راجا رشید محمود کی نعتوں میں حسنِ صورت کی نسبت اسی کو ترجیح دی گئی ہے۔ فرماتے ہیں ؎

اس کو اللہ ولی کہہ کے مراتب بخشے — ان کی سیرت جو کسی شخص کے اندر چمکے
لیا ہے آپ سے درسِ محبت اہلِ دنیا نے — جہان میں آپ کی پھیلی ہے خوشبو یا رسول اللہ

زندگی آسان ہوئی ان کی شریعت کے طفیل — آدمی انسان ہوا ان کی ہدایت کے سبب

دہر بھر کی ہر صداقت کو پرکھ کر دیکھ لو — جو حدیثِ مصطفٰے میں ہے وہ سچائی کہاں

قانونِ مصطفٰے ہے ہر ایک مسئلے کا حل — اس راہ پر چلیں تو سہی، ابتدا تو ہو

ایک نعت کے کچھ اشعار ملاحظہ ہوں

محمد مصطفٰے خیر البشر محبوب داور ہے — شرافت، حلم، ایثار و سخاوت کا وہ پیکر ہے
محبت اور اخوت کی ہمیں تعلیم دی جس نے — رواداری کا برتاؤ کیا دشمن سے بھی جس نے
وہ مخلوقِ خدا کے کام آتا تھا بہر صورت — غریبوں بے نواؤں پر سدا کرتا رہا شفقت
پسند اس نے نہ رنگ و نسل کی تفریق فرمائی — خدا ترسی، فضیلت کے لئے معیار ٹھہرائی
جب اپنے دل میں انسان کی ترقی کیلئے ٹھانی — تو انسان کو سکھائیں مستقل اقدارِ روحانی
وہ حق گوئی کا مظہر، استقامت کا حسین پیکر — جو رحمت بن کے آیا وہ خدا کا خاص پیغمبر
وہی کام اس سے ہیں منسوب جن سے ہے خدا راضی — کوئی دیکھے تو اس کی سادگی، ایثار، فیاضی
زمانے بھر پہ اس نے اپنی سیرت کا اثر ڈالا — فساد و فتنہ و شر سے جہان کو پاک کر ڈالا

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحمل صبر نیکی اور دیانت جس نے سکھلائی　　وہ محبوب خدا جسکی ثنا قرآن نے فرمائی
اسی کے ذکر سے محمودؔ کے دل نے سکون پایا　　اسی کے فیض سے فکر و عمل میں انقلاب آیا

حضورؐ کی سیرت اور تعلیمات سے گریز کا نتیجہ ہے کہ عالمِ اسلام پر اس وقت نکبت و ادبار کی تاریکیاں مسلط ہیں۔ اخلاقی اور مذہبی اقدار کا فقدان ہماری سیاسی اور معاشی زندگی دنیا کے لئے سامانِ عبرت بنا رہی ہے۔ چاروں طرف مایوسیوں کا بسیرا ہے۔ ہر چہرہ پریشان ہے۔ ہر دل غیر مطمئن ہے، ہر آنکھ وحشت زدہ ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ہم تاریک رات میں کسی آسیبی کھنڈر میں پھینک دیئے گئے ہیں۔ اور چاروں طرف سے ناپاک روحیں اپنے نوکیلے پنجے پھیلائے ہماری طرف بڑھ رہی ہوں۔ ہماری زندگی میں برائیاں اور جرائم اس طرح سرایت کر گئے ہیں کہ ان سے چھٹکارا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ کسی شخص کو یکسوئی اور سکون میسر نہیں۔ ذہنی اذیت اور روحانی کرب کا یہ عالم ہے کہ انسان کا اندر ریزہ ریزہ ہو چکا ہے۔ لیکن تصنع کا یہ حال ہے کہ کھوکھلے قہقہے لگا کر دنیا اور اپنے آپ کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا ہے۔

اپنا لاشہ اٹھائے پھرتے ہیں　　کھوکھلے قہقہوں میں کفنائے

کرب و اذیت یاس وحسرت اور رنج و الم کے عالم میں دامانِ مصطفٰے کا سایہ ہی سکون و طمانیت بخشتا ہے۔ شافعِ محشر ہی کا آسرا و سہارا نظر آتا ہے اور حساس انسان انہی کو اپنے دل کا حال سُنا کر غم ہلکا کرنا چاہتا ہے۔ عرصہ پہلے مولانا الطاف حسین حالی نے جس سوز اور گداز سے رسولِ مقبول کو مخاطب کیا تھا۔ اور اُمتِ ختم الرسل کا حال زار بیان کیا تھا، وہ آج بھی رگ و پے میں تھرتھری پیدا کر دیتا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل! وقت دعا ہے　　اُمت پہ تیری آکے عجب وقت پڑا ہے

اور اس دور میں حفیظ تائب نے اپنے منفرد انداز میں داستانِ دل بیان کی ہے کہ سن کر دل لخت لخت ہو جائے اور اشکوں کی جھڑی لگ جائے۔

روح ویراں ہے، آنکھ حیراں ہے، ایک بحران تھا، ایک بحران ہے۔
گلشنوں، شہروں، قریوں پہ ہے پُرفشاں ایک گھمبیر افسردگی یا نبی

راجا رشید محمود بھی ایک حساس دل رکھتے ہیں۔ عصرِ حاضر اور مسلمانوں کی حالِ زار پر وہ بھی خون کے آنسو روتے ہیں اور بے تاب ہو کر پکار اٹھتے ہیں۔

المدد محبوبِ ربِ ذوالمنن!　　ہے یہ عصرِ نو نہایت پُر فتن

اور پھر یہ اشعار اس حشر کی عکاسی کرتی ہے، جو ان کے دل میں بپا ہے۔

متاعِ دین و دانش ہو گئی گم یا رسول اللہ　　ترحم یا رسول اللہ! ترحم یا رسول اللہ!
جو خادم دینِ حق کے ہیں مدد فرمائیے انکی　　کہ بے دینی سے اپنا ہے تصادم یا رسول اللہ
کنارے پر لگا دیجئے مرے ایمان کی کشتی　　کہ میں ہوں اور گناہوں کا تلاطم یا رسول اللہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

ہے کفر و شرک کا ہم پہ دباؤ یا رسول اللہ
ہمیں اللہ کے در پہ جھکاؤ یا رسول اللہ
مداوا ہو سکے، ان پر شفا کا ہاتھ رکھ لیجئے
لگائے ہیں زمانے سے جو گھاؤ یا رسول اللہ
تمہی ہو چارہ سازِ اہل درد و غم تو ہم کس کو
دکھائیں جا کے اپنے دل کے گھاؤ یا رسول اللہ
تمہاری ذات دنیا میں سحابِ لطف و رحمت ہے
بجھاؤ میرے عصیاں کا الاؤ یا رسول اللہ

کرم فرمائیے کہ دورِ جدید
ہے بہت پُر فتن مرے آقا
اب ہے خورشید تیرگی کا امین
پست ہے اب گگن مرے آقا
زر کے لات و منات پوجتے ہیں
ہم کہ تھے بت شکن مرے آقا
ہر برائی سے ربط ہے ہم کو
بگڑا ایسا چلن مرے آقا

ق

ہم نے کتنے ہی جان جوکھوں سے
جو لیا تھا وطن مرے آقا
بے خبر اس کی سالمیت سے
آج ہیں مطلقاً مرے آقا

نہیں اخلاق کی اچھائیاں موجود کچھ ہم میں
ہوا ہے مُلک انسانوں کا جنگل احمدِ مرسل
کروں میں سامنا کب تک حوادث کے تھپیڑوں کا
مرے بازو بھی اب تو ہو گئے شل احمدِ مرسل
کوئی تو بن ہلاکت سے بچا سکتا نہیں ہم کو
یہ دنیا بن چکی ہے اک مقتل احمدِ مرسل

اندھیروں میں بھٹکتی پھر رہی ہے آپ کی امت
ہوئے اوجھل نگاہوں سے اُجالے یا رسول اللہ
گھرا ہے قوم کا ہر فرد گردابِ مصیبت میں
کوئی ہم میں سے اب کس کو سنبھالے یا رسول اللہ
بدل کر کینچلی اب سرخ رنگت میں ہوئے ظاہر
ہمیں ڈستے ہیں اس صورت میں کالے یا رسول اللہ
ہیں پرزے جنکے ہاتھوں میں ہمارے جیب و داماں کے
ہم ان کے ہاتھ میں ہیں ہاتھ ڈالے یا رسول اللہ

"وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" کے مطالعہ کے بعد جو تاثر میں نے لیا وہ ان کی نعتوں کے حوالے سے بیان کر دیا ہے۔ ان کی نعتیہ شاعری پر چند سطور میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ راجا رشید محمود کی نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی سیرت و کردار کی عکاسی کرتی ہے، ان کی تعلیمات کی ترجمانی کرتی ہے، ان کی تعلیمات سے گریز کو اجتماعی اور انفرادی مصائب و آلام کا سبب بناتی ہے اور ان کی نعت کا لب و لہجہ اتنا پُر اثر اور شگفتہ ہے کہ بات دل میں اترتی ہے۔ روح کو نشاط و کیف محسوس ہوتا ہے۔ اور دل میں سوز و گداز پیدا ہوتا ہے اور یہ خوبیاں ایسی ہیں جو بہت کم نعت گو شعرا کو حاصل ہیں۔

این سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تحریر، مولانا تصدق احمد فیضی

علامہ فہامہ
مولانا غلام یسین صاحب

ضلع ڈیرہ غازی خان کی تحصیل جام پور کے مضافات میں تقریباً چھ سات میل کے فاصلہ پر جنوب، ومشرق کی سمت ایک قصبہ کوٹلہ مغلاں واقع ہے۔ یہ بہت تاریخی مقام ہے۔ اس قصبہ کے اندر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت سی باوقار شخصیتوں نے جنم لیا۔ جن میں سے مذہبی طور پر ہمہ صفت موصوف حضرت علامہ مولانا غلام یسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو دورِ حاضر میں علم وعمل میں یکتا اسرار ورموز کے حامل تھے۔

آپ کا نام نامی غلام یسین اور آپ کے والد محترم کا اسم گرامی مولانا غلام رسول صاحب ہے۔ مولانا موصوف اعوان قوم سے تھے۔ آپ کا سلسلہ چشتیہ تھا۔ آپ سید العابدین سراج السالکین خواجہ فیض احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ جن کا مزارِ اقدس مٹھن کوٹ شریف میں مرجع خلائق ہے۔

مولانا موصوف رشد وہدایت، زہد وتقویٰ عبادت وریاضت کے علاوہ اخلاق حسنیٰ سے بھی مرصع تھے۔ آپ رنگین جامع مسجد کوٹلہ مغلاں میں فرائضِ امامت وخطابت سرانجام دینے کے علاوہ تعلیم وتدریس کے [illegible] انفرادی مقام رکھتے تھے۔ آپ کے آباؤ اجداد سب [illegible] اہل علم اور صاحب باطن گذرے ہیں۔

آپ کے نورانی چہرے کی خوبصورتی اور سیرت سے دیکھنے والے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتے تھے۔ وعظ ونصیحت کا سلسلہ تو ہر وقت جاری وساری رہتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس حد تک محبت رکھتے تھے کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسم گرامی آتا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے تھے۔ حتیٰ کہ اَلوُجْدُ والتَّواجد کے مقام میں مستغرق ہو جاتے تھے جب ہوش میں آتے تو بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہو کر استدعا کرتے کہ یا اللہ! مجھ نالائق سراپا گنہگار کو حضور پرنور شافع یوم النشور کے دراطہر کی غلامی عطا فرما۔

جب کبھی آپ سے اختلافیہ مسائل کے متعلق استفسار کیا جاتا تو ارشاد فرماتے کہ ان باریکیوں کا علم خود خداوند کریم کی ذاتِ بابرکات کو ہے۔ اور اس کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ ان باریک مسائل میں عوام کو دخل دینے سے کیا مطلب ہے؟ چاہیے تو یہ کہ انسان اپنے معبودِ حقیقی کی عبادت بجالائے بلکہ ہر وقت ہر لمحہ اُس کے ذکر اذکار میں محو ومشغول رہے۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ کسی اجنبی نے آکر

بقیہ صفحہ ۳۰ پر

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

تبصرے

سائز :- ۲۳×۳۶/۱۶

کاغذ :- سفید

ٹائٹل :- خوبصورت

صفحات :- ۱۰۴

مولف :- راجا رشید محمود ایم ۔ اے

ناشر :- انجمن خدام احمد رضا لاہور

قیمت یا ہدیہ ، صرف ایک روپیہ

بیرون جات کے احباب ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ لفافہ میں بھیج دیں ۔ کتاب ان کو مل جائے گی ۔

زیر تبصرہ کتاب بڑی عمدہ اور پُر از معلومات کتاب ہے ۔ اس میں حضرت مجدد مائتہ حاضرہ مولانا احمد رضا خاں قدس سرہٗ بریلوی اور جناب علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ کے مابین عاشقانہ انداز میں اپنی شعری زبان میں جو قدر مشترک ہے ۔ اس کو ان کے واقعات زندگی اور ان کے کلام سے واضح کیا ہے ۔

اہل ذوق اور اصحاب درد کے لئے یہ کتاب ایک نفیس تحفہ ہے ۔

گوہر

بقیہ :- علامہ غلام یسین صاحب

عرض کی کہ مولانا صاحب انسان کے لئے ضابطۂ حیات کیا ہے تو آپ نے فوراً اپنے ہونٹوں کو جنبش دیتے ہوئے ارشاد فرمایا ،

"مومن کامل کے لئے سب کچھ قرآن و حدیث ہے ۔"

مولانا صاحب نے ماہِ جون ۱۹۶۹ء بمطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ بروز سوموار چار بجے دن کے داعیٔ اجل کو لبیک کہا ۔ آپ کو رنگین جامع مسجد کوٹلہ مغلان میں سپرد خاک کیا گیا ۔ جس مسجد کے اندر آپ فرائض امامت وخطابت سرانجام دیا کرتے تھے ۔

ارتحال

صوفی شوکت علی صاحب جماعتی کلاتھ مرچنٹ مین بازار منڈی پھلروان ضلع سرگودھا مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ لقضائے الٰہی فوت ہو گئے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور گناہوں کی مغفرت فرمائے ۔

مرحوم یارانِ طریقت سے بڑے صالح اور نیک اور شریعت کے پابند اور صوفی منش انسان تھے ۔ اپنے پیر اور پیرخانہ سے بڑی محبت رکھتے تھے ۔ اکثر علی پور شریف حاضر ہوتے تھے ۔ بالخصوص عرس شریف پر بڑے شوق سے حاضر ہوتے تھے ۔ قارئین سے استدعا ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں ۔ (ادارہ)

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

گذارش

جملہ یاران طریقت جنکی خدمت میں ماہوار رسالہ پہنچتا ہے - اور وہ اس کے مستقل خریدار ہیں۔ اگر ان کا چندہ ختم ہو گیا ہے تو مہربانی فرما کر عرس شریف کے موقع پر یا بذریعہ ڈاک بہت جلد چندہ ارسال فرمائیں۔

نیز مخیر حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جہاں تک ممکن ہو رسالہ کی مالی امداد کریں -

اس لئے کہ موجودہ مہنگائی کے دور میں رسالہ کا جاری رہنا بہت دشوار نظر آتا ہے - یہ رسالہ حضرت امیر ملت کی یادگار ہے - اس کا باقی رکھنا بہت ضروری اور ہر پیر بھائی کا فرض ہے - سالانہ چندہ مبلغ -/۱۲ روپے ...

مرآۃ الجمال

حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ شریف پر یہ کتاب گویا آئینہ مصطفوی ہے۔

قیمت ۵ روپے

ملنے کا پتہ

مکتبہ انوار الصوفیہ

کوٹ عثمان خان، قصور

... کے حالات و
... لکھی گئی
... ت بھی

غوث
...

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain

bakhtiar2k@hotmail.com http://ameeremillat.com/ www.quranicaudio.com

انوار الصوفیہ میں اشتہارات کا نرخ

دفتر میں بہت سے خطوط آئے ہیں۔ جنکے ذریعہ کاروباری حضرات نے رسالہ میں اشتہارات کا نرخ دریافت کیا ہے۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ ہمارا رسالہ بیرون ملک بھی جاتا ہے۔ اور پاکستان کے طول و عرض میں اسکے قارئین موجود ہیں۔ اس میں اپنے کاروباری اور تجارتی اشتہار دینے والے یقیناً فائدہ میں رہیں گے۔ اور ہم ان کے تعاون کو ایک دینی مجلہ کی امداد تصور کریں گے:

نرخ

ٹائیٹل پشت	۳۵۰/- روپے	ٹائیٹل اندرونی پشت	[illegible]/-
فی صفحہ	۱۵۰/- "	½ صفحہ	۱۰۰/-
¼ "	۶۰/- "	⅛ "	۴۰/-

جو احباب مندرجہ ممالک کے رسالہ کے خریدار بننا پسند کریں وہ مندرجہ ذیل شرح سے سالانہ چندہ ارسال کریں۔

بدل اشتراک بذریعہ ایر میل

ممالک	فی پرچہ		پاکستانی کرنسی
سعودی عرب			۲۰ روپے
کویت			"
دوبئی ابوظہبی			۳۰
قطر دوحہ			"
انگلینڈ			۴۰
ناروے			"
جنوبی افریقہ			"
امریکہ			"

مولانا
ایکباب علامہ ڈاکٹر
مابین عاشقانہ انداز
قدر متبرک ہے۔ اس
لی اور ان کے کلام سے واضح
اصحاب درد کے لئے یہ کتاب
ہے۔
گوہر

بین بازار مسد چندہ
۱۹۷۸ء بروز جمعہ
تعالےٰ مرحوم کو جنت
کی مغفرت فرمائے
مرحوم یاران طریقت
نیک اور شریعت کے پابند اور صو
اپنے پیر اور پیر خانہ سے بڑی محبت ر
علی پور شریف حاضر ہوتے تھے۔ بالخصوص عر
پر بڑے شوق سے حاضر ہوتے تھے۔ قارئین سے ا
ہے کہ مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کریں۔ ادارہ

www.youtube.com/user/bakhtiar2k/videos marfat.com https://archive.org/details/@bakhtiar_hussain